سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ احقاف مکّی ہے اور اس میں اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے پینتیس ۳۵ آیتیں اور چار ۴ رکوع ہیں

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ مَا خَلَقْنَا

یہ کتاب ف۲ اتارنا ہے اللہ عزت وحکمت والے کی طرف سے ہم نے نہ بنائے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَ

آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے مگر حق کے ساتھ ف۳ اور ایک مقرر میعاد پر ف۴

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ﴿۳﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ

اور کافر اس چیز سے کہ ڈرائے گئے ف۵ منہ پھیرے ہیں ف۶ تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو وہ جو تم

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ

اللہ کے سوا پوجتے ہو ف۷ مجھے دکھاؤ انھوں نے زمین کا کونسا ذرّہ بنایا یا آسمان میں ان کا

فِي السَّمٰوٰتِ ؕ اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ

کوئی حصہ ہے میرے پاس لاؤ اس سے پہلی کوئی کتاب ف۸ یا کچھ بچا کھچا علم ف۹

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴﴾ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

اگر تم سچے ہو ف۱۰ اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون جو اللہ کے سوا ایسوں

مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۵﴾

کو پوجے ف۱۱ جو قیامت تک اس کی نہ سنیں اور انھیں ان کی پوجا کی خبر تک نہیں ف۱۲

وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ﴿۶﴾

اور جب لوگوں کا حشر ہوگا وہ ان کے دشمن ہوں گے ف۱۳ اور ان سے منکر ہو جائیں گے ف۱۴

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا

اور جب ان پر ف۱۵ پڑھی جائیں ہماری روشن آیتیں تو کافر اپنے پاس آئے ہوئے حق کو ف۱۶ کہتے ہیں

جَآءَهُمْ ۙ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷﴾ ؕ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ

یہ کھلا جادو ہے ف۱۷ کیا کہتے ہیں انھوں نے اسے جی سے بنایا ف۱۸ تم فرماؤ اگر میں نے

ف۱ سورۂ احقاف مکیہ ہے مگر بعض کے نزدیک اس کی چند آیتیں مدنی ہیں جیسے کہ آیت قُلْ اَرَءَيْتُمْ اور آیت فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اور تین آیتیں وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ سے اس سورت میں چار رکوع اور پینتیس آیتیں اور چھ سو چوالیس کلمے اور دو ہزار پانچ سو چانوے حرف ہیں

ف۲ یعنی قرآن شریف۔

ف۳ کہ ہماری قدرت و وحدانیت پر دلالت کریں۔

ف۴ وہ مقرر میعاد روز قیامت ہے جس کے آجانے پر آسمان وزمین فنا ہو جائیں گے۔

ف۵ اس چیز سے مراد یا عذاب ہے یا روز قیامت کی وحشت یا قرآن پاک جو بعث وحساب کا خوف دلاتا ہے۔

ف۶ کہ اس پر ایمان نہیں لاتے۔

ف۷ یعنی بُت جنھیں معبود ٹھہراتے ہو۔

ف۸ جو اللہ تعالیٰ نے قرآن سے پہلے اتاری ہو مراد یہ ہے کہ یہ کتاب یعنی قرآن مجید توحید وابطال شرک پر ناطق ہے اور جو کتاب بھی اس سے پہلے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی اس میں یہی بیان ہے، تم کتب الٰہیہ میں سے کوئی ایک کتاب تو ایسی لے آؤ جس میں تمھارے دین (بُت پرستی) کی شہادت ہو۔

ف۹ پہلوں کا۔

ف۱۰ اپنے اس دعوے میں کہ خدا کا کوئی شریک ہے جس کی عبادت کا اس نے تمھیں حکم دیا ہے۔

ف۱۱ یعنی بتوں کو۔

ف۱۲ کیونکہ وہ جماد بے جان ہے۔

ف۱۳ یعنی بُت اپنے پجاریوں کے۔

ف۱۴ اور کہیں گے ہم نے انھیں اپنی عبادت کی دعوت نہیں دی درحقیقت یہ اپنی خواہشوں کے پرستار تھے

ف۱۵ یعنی اہل مکہ پر۔

ف۱۶ یعنی قرآن شریف کو بغیر غور وفکر کیے اور اچھی طرح سُنے۔

ف۱۷ کہ اس کے جادو ہونے میں شُبہہ نہیں اور اس سے بھی بدتر بات کہتے ہیں جس کا آگے ذکر ہے۔

ف۱۸ یعنی سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے۔

فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ كَفٰى
اسے جی سے بنالیا ہوگا تو تم اللہ کے سامنے میرا کچھ اختیار نہیں رکھتے ف۱۹ وہ خوب جانتا ہے جن باتوں میں تم
بِهٖ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝۸ قُلْ مَا كُنْتُ
مشغول ہو ف۲۰ اور وہ کافی ہے میرے اور تمہارے درمیان گواہ اور وہی بخشنے والا مہربان ہے ف۲۱ تم فرماؤ میں کوئی انوکھا
بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ ؕ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا
رسول نہیں ف۲۲ اور میں نہیں جانتا میرے ساتھ کیا کیا جائیگا اور تمہارے ساتھ کیا ف۲۳ میں تو اسی کا تابع ہوں
يُوْحٰۤى اِلَيَّ وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۹ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ
جو مجھے وحی ہوتی ہے ف۲۴ اور میں نہیں مگر صاف ڈر سنانے والا تم فرماؤ بھلا دیکھو تو اگر وہ قرآن اللہ کے
اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ
پاس سے ہو اور تم نے اس کا انکار کیا اور بنی اسرائیل کا ایک گواہ ف۲۵ اس پر گواہی دے چکا ف۲۶
وَاسْتَكْبَرْتُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۱۰ وَقَالَ الَّذِيْنَ
تو وہ ایمان لایا اور تم نے تکبر کیا ف۲۷ بے شک اللہ راہ نہیں دیتا ظالموں کو اور کافروں نے مسلمانوں
كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَاۤ اِلَيْهِ ؕ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا
کو کہا اگر اس میں ف۲۸ کچھ بھلائی ہوتی تو یہ ف۲۹ ہم سے آگے اس تک نہ پہنچ جاتے ف۳۰ اور جب انھیں اس کی
بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَاۤ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ۝۱۱ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰۤى اِمَامًا
ہدایت نہ ہوئی تو اب ف۳۱ کہیں گے کہ یہ پرانا بہتان ہے اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب ف۳۲ ہے۔
وَّرَحْمَةً ؕ وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ
پیشوا اور مہربانی اور یہ کتاب ہے تصدیق فرماتی ف۳۳ عربی زبان میں کہ ظالموں کو ڈر سنائے
وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ۝۱۲ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا
اور نیکوں کو بشارت بے شک وہ جنھوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر ثابت قدم
خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝۱۳ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ
رہے ف۳۴ نہ ان پر خوف ف۳۵ نہ ان کو غم ف۳۶ وہ جنت والے ہیں ہمیشہ اس میں

ف۱۹ یعنی اگر بالفرض میں دل سے بناتا اور اس کو اللہ تعالیٰ کا کلام بتاتا تو وہ اللہ تعالیٰ پر افترا ہوتا اور اللہ تبارک تعالیٰ ایسے افترا کرنے والے کو جلد عقوبت میں گرفتار کرتا ہے تمہیں تو یہ قدرت نہیں کہ تم اس عقوبت سے بچا سکو یا اس کے عذاب کو دفع کر سکو تو کس طرح ہو سکتا ہے کہ میں تمہاری وجہ سے اللہ تعالیٰ پر افترا کرتا ف۲۰ اور جو کچھ قرآن پاک کی نسبت کہتے ہو ف۲۱ یعنی اگر تم کفر سے توبہ کر کے ایمان لاؤ تو اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے گا اور تم پر رحمت کرے گا ف۲۲ مجھ سے پہلے بھی رسول آ چکے ہیں تو تم کیوں نبوت کا انکار کرتے ہو۔

ف۲۳ اس کے معنی میں مفسرین کے چند قول ہیں ایک تو یہ کہ قیامت میں جو میرے اور تمہارے ساتھ کیا جائے گا وہ مجھے معلوم نہیں یہ معنی ہوں تو یہ آیت منسوخ ہے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو مشرک خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ لات و عزیٰ کی قسم اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہمارا اور محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا یکساں حال ہے انھیں ہم پر کچھ بھی فضیلت نہیں اگر یہ قرآن ان کا اپنا بنایا ہوا نہ ہوتا تو ان کا بھیجنے والا انھیں ضرور خبر دیتا کہ ان کے ساتھ کیا کرے گا تو اللہ تعالیٰ نے آیت لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ نازل فرمائی صحابہؓ نے عرض کیا یا نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضور کو مبارک ہو آپ کو تو معلوم ہو گیا کہ آپ کے ساتھ کیا کیا جائے گا یہ انتظار ہے کہ ہمارے ساتھ کیا کرے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اور یہ آیت نازل ہوئی بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا تو اللہ تعالیٰ نے بیان فرما دیا کہ حضور کے ساتھ کیا کرے گا اور مومنین کے ساتھ کیا دوسرا قول آیت کی تفسیر میں یہ ہے کہ آخرت کا حال تو حضور کو اپنا بھی معلوم ہے مومنین کا بھی مکذبین کا بھی معنی یہ ہیں کہ دنیا میں کیا کیا جائے گا یہ معلوم نہیں اگر یہ معنی لیے جائیں تو بھی آیت منسوخ ہے اللہ تعالیٰ نے حضور کو یہ بھی بتا دیا لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ اور مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ بہر حال اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضور کے ساتھ اور حضور کی امت کے ساتھ پیش آنے والے امور پر مطلع فرما دیا، خواہ وہ دنیا کے ہوں یا آخرت کے اور اگر درایت بمعنی ادراک بالقیاس یعنی عقل سے جاننے کے معنی میں لیا جائے تو مضمون اور بھی زیادہ صاف ہے اور آیت کا اس کے بعد والا جملہ اس کا موید ہے، علامہ نیشاپوری نے اس آیت کے تحت میں فرمایا کہ اس میں نفی اپنی ذات سے جاننے کی ہے من جہۃ الوحی جاننے کی نفی نہیں ف۲۴ یعنی میں جو کچھ جانتا ہوں اللہ تعالیٰ کی تعلیم سے جانتا ہوں ف۲۵ وہ حضرت عبداللہ بن سلام ہیں جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور آپ کی صحت نبوت کی شہادت دی ف۲۶ کہ وہ قرآن اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے ف۲۷ اور ایمان سے محروم رہے تو اس کا نتیجہ کیا ہونا ہے ف۲۸ یعنی دین محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ف۲۹ غریب لوگ ف۳۰ شان نزول یہ آیت مشرکین مکہ کے حق میں نازل ہوئی جو کہتے تھے اگر دین محمدی حق ہوتا تو فلاں و فلاں اس کو ہم سے پہلے کیسے قبول کر لیتے ف۳۱ عناد سے قرآن شریف کی نسبت ف۳۲ توریت ف۳۳ پہلی کتابوں کی ف۳۴ اللہ تعالیٰ کی توحید اور سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شریعت پر دم آخر تک ف۳۵ قیامت میں ف۳۶ موت کے وقت۔

فِيْهَا جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ

رہیں گے ان کے اعمال کا انعام اور ہم نے آدمی کو حکم کیا کہ اپنے ماں باپ سے

اِحْسٰنًا ؕ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ؕ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ

بھلائی کرے اس کی ماں نے اُسے پیٹ میں رکھا تکلیف سے اور جنی اس کو تکلیف سے اور اُسے اٹھائے

ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ

پھرنا اور اس کا دودھ چھڑانا تیس مہینہ میں ہے ف۳۷ یہاں تک کہ جب اپنے زور کو پہنچا ف۳۸ اور چالیس برس کا

رَبِّ اَوْزِعْنِيْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْۤ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ

ہوا ف۳۹ عرض کی اے میرے رب میرے دل میں ڈال کہ میں تیری نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور

وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ اِنِّيْ تُبْتُ

میرے ماں باپ کی ف۴۰ اور میں وہ کام کروں جو تجھے پسند آئے ف۴۱ اور میرے لیے میری اولاد میں صلاح رکھ ف۴۲

اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ

میں تیری طرف رجوع لایا ف۴۳ اور میں مسلمان ہوں ف۴۴ یہ ہیں وہ جن کی نیکیاں ہم قبول فرمائیں گے

اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ فِيْۤ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ؕ وَعْدَ

ف۴۵ اور ان کی تقصیروں سے درگزر فرمائیں گے جنت والوں میں سچا وعدہ

الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَالَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ

جو انہیں دیا جاتا تھا ف۴۶ اور وہ جس نے اپنے ماں باپ سے

لَّكُمَآ اَتَعِدٰنِنِيْۤ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِيْ ۚ وَهُمَا

کہا ف۴۷ اُف تم سے دل پک گیا کیا مجھے یہ وعدہ دیتے ہو کہ پھر زندہ کیا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے سنگتیں

يَسْتَغِيْثٰنِ اللّٰهَ وَيْلَكَ اٰمِنْ ۖ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۖ فَيَقُوْلُ مَا هٰذَاۤ

گزر چکیں ف۴۸ اور وہ دونوں ف۴۹ اللہ سے فریاد کرتے ہیں تیری خرابی ہو ایمان لا بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے ف۵۰

اِلَّاۤ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۷﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْۤ

تو کہتا ہے یہ تو نہیں مگر اگلوں کی کہانیاں یہ وہ ہیں جن پر بات ثابت ہو چکی ف۵۱ ان گروہوں

ف۳۷ مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ اقل مدت حمل چھ ماہ ہے کیونکہ جب دودھ چھڑانے کی مدت دو سال ہوئی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ تو حمل کے لیے چھ ماہ باقی رہے یہی قول ہے امام ابو یوسف و امام محمد رحمہما اللہ تعالیٰ کا اور حضرت امام صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک اس آیت سے رضاع کی مدت ڈھائی سال ثابت ہوتی ہے مسئلہ کی تفاصیل مع دلائل کتب اصول میں مذکور ہیں ف۳۸ اور عقل و قوت مستحکم ہوئی اور یہ بات تیس سے چالیس سال تک کی عمر میں حاصل ہوتی ہے ف۳۹ یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی آپ کی عمر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دو سال کم تھی جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر اٹھارہ سال کی ہوئی تو آپ نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی اس وقت حضور کی عمر شریف بیس سال کی تھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہمراہی میں بغرض تجارت ملک شام کا سفر کیا ایک منزل پر ٹھہرے وہاں ایک بیری کا درخت تھا حضور سید عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے سایہ میں تشریف فرما ہوئے قریب ہی ایک راہب رہتا تھا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے پاس چلے گئے راہب نے آپ سے کہا کہ یہ کون صاحب ہیں جو اس بیری کے سایہ میں جلوہ فرما ہیں حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ابن عبداللہ ہیں عبدالمطلب کے پوتے راہب نے کہا کہ خدا کی قسم یہ نبی ہیں اس بیری کے سایہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد سے آج تک ان کے سوا کوئی نہیں بیٹھا یہی نبی آخر الزماں ہیں راہب کی یہ بات حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل میں اثر کر گئی اور نبوت کا یقین آپ کے دل میں جم گیا اور آپ نے صحبت شریف کی ملازمت اختیار کی سفر و حضر میں آپ سے جدا نہ ہوتے۔ جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عمر شریف چالیس سال کی ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے حضور کو اپنی نبوت و رسالت کے ساتھ سرفراز فرمایا تو حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ پر ایمان لائے اس وقت حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر اڑتیس سال کی تھی جب حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر چالیس کی ہوئی تو انھوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی۔

ف۴۰ کہ ہم سب کو ہدایت فرمائی اور اسلام سے مشرف کیا حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام ابو قحافہ اور والدہ کا نام ام الخیر تھا۔

ف۴۱ آپ کی یہ دعا بھی مستجاب ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو حسن عمل کی وہ دولت عطا فرمائی کہ تمام امت کے اعمال آپ کے ایک عمل کے برابر نہیں ہو سکتے آپ کی نیکیوں میں سے ایک یہ ہے کہ نو مومن جو ایمان کی وجہ سے سخت ایذاؤں اور تکلیفوں میں مبتلا تھے ان کو آپ نے آزاد کیا انھیں میں سے ہیں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ نے یہ دعا کی۔

ف۴۲ یہ دعا بھی مستجاب ہوئی اللہ تعالیٰ نے آپ کی اولاد میں صلاح رکھی آپ کی تمام اولاد مومن ہے اور ان میں حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مرتبہ کس قدر بلند و بالا ہے کہ تمام عورتوں پر اللہ تعالیٰ نے انھیں فضیلت دی ہے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والدین بھی مسلمان اور آپ کے صاحبزادے محمد اور عبداللہ اور عبدالرحمٰن اور آپ کی صاحبزادیاں حضرت عائشہؓ اور حضرت اسماء اور آپ کے پوتے محمد بن عبدالرحمٰن یہ سب مومن اور سب شرف صحابیت سے مشرف صحابہ ہیں آپ کے سوا کوئی ایسا نہیں ہے جس کو یہ فضیلت حاصل ہو کہ اس کے والدین بھی صحابی ہوں، خود بھی صحابی اولاد بھی صحابی پوتے بھی صحابی چار پشتیں شرف صحابیت سے مشرف ف۴۳ ہر امر میں جس میں تیری رضا ہو ف۴۴ دل سے بھی اور زبان سے بھی ف۴۵ ان پر ثواب دیں گے ف۴۶ دنیا میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے ف۴۷ مراد اس سے کوئی خاص شخص نہیں ہے بلکہ ہر کافر جو بعث کا منکر ہو اور والدین کا نافرمان اور اس کے والدین اس کو دین حق کی دعوت دیتے ہوں اور وہ انکار کرتا ہو ف۴۸ ان میں سے کوئی مر کر زندہ نہ ہوا ف۴۹ ماں باپ ف۵۰ مردے زندہ فرمانے کا ف۵۱ عذاب کی۔

أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ ﴿١٨﴾

میں جو ان سے پہلے گزرے جن اور آدمی بے شک وہ زیاں کار تھے

وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِّمَّا عَمِلُوا ۚ وَلِيُوَفِّيَهُمْ أَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿١٩﴾

اور ہر ایک کے لیے ف۵۲ اپنے اپنے عمل کے درجے ہیں ف۵۳ اور تاکہ اللہ ان کے کام انھیں پورے بھر دے ف۵۴ اور

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ ۖ أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي

ان پر ظلم نہ ہوگا اور جس دن کافر آگ پر پیش کیے جائیں گے ان سے فرمایا جائے گا تم اپنے حصّہ کی پاک

حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۖ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ

چیزیں اپنی دُنیا ہی کی زندگی میں فنا کر چکے اور انھیں برت چکے ف۵۵ تو آج تمھیں ذلت کا عذاب بدلہ دیا جائیگا

بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُونَ ﴿٢٠﴾

سزا اس کی کہ تم زمین میں ناحق تکبر کرتے تھے اور سزا اس کی کہ حکم عدولی کرتے تھے ف۵۶

وَاذْكُرْ أَخَا عَادٍ ۖ إِذْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ بِالْأَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْ

اور یاد کرو عاد کے ہم قوم ف۵۷ کو جب اس نے ان کو سرزمین احقاف میں ڈرایا ف۵۸ اور بیشک اس سے

بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۖ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ

پہلے ڈر سنانے والے گزر چکے اور اس کے بعد آئے کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ پوجو بے شک مجھے تم پر ایک بڑے

عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿٢١﴾ قَالُوا أَجِئْتَنَا لِتَأْفِكَنَا عَنْ آلِهَتِنَا ۖ فَأْتِنَا بِمَا

دن کے عذاب کا اندیشہ ہے بولے کیا تم اس لیے آئے کہ ہمیں ہمارے معبودوں سے پھیر دو تو ہم پر لاؤ ف۵۹

تَعِدُنَا إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٢٢﴾ قَالَ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللَّهِ ۖ وَ

جس کا ہمیں وعدہ دیتے ہو اگر تم سچے ہو ف۶۰ اس نے فرمایا ف۶۱ اس کی خبر تو اللہ ہی کے پاس ہے

أُبَلِّغُكُمْ مَا أُرْسِلْتُ بِهِ وَلَٰكِنِّي أَرَاكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُونَ ﴿٢٣﴾ فَلَمَّا رَأَوْهُ

ف۶۲ میں تو تمھیں اپنے رب کے پیام پہنچاتا ہوں ہاں میری دانست میں تم نرے جاہل لوگ ہو ف۶۳ پھر جب انھوں

عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا هَٰذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا ۚ بَلْ هُوَ

نے عذاب کو دیکھا بادل کی طرح آسمان کے کنارے میں پھیلا ہوا ان کے وادیوں کی طرف آتا ف۶۴ بولے یہ بادل ہے کہ ہم پر

ف۵۲ مومن ہو یا کافر ف۵۳ یعنی منازل و مراتب ہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک روز قیامت جنت کے درجات بلند ہوتے چلے جاتے ہیں اور اور جہنم کے درجات پست ہوتے چلے جاتے ہیں تو جن کے عمل اچھے ہوں وہ جنت کے اونچے درجے میں ہوں گے اور جو کفر و معصیت میں انتہا کو پہنچ گئے ہوں وہ جہنم کے سب سے نیچے درجے میں ہوں گے

ف۵۴ یعنی مومنوں اور کافروں کو فرماں برداری اور نافرمانی کی پوری جزا دے۔

ف۵۵ یعنی لذت و عیش جو تمھیں پانا تھا وہ سب دُنیا میں تم نے ختم کر دیا اب تمھارے لیے آخرت میں کچھ بھی باقی نہ رہا اور بعض مفسرین کا قول ہے کہ طیبات سے قوائے جسمانیہ اور جوانی مراد ہے اور معنی یہ ہیں کہ تم نے اپنی جوانی اور اپنی قوتوں کو دُنیا کے اندر کفر و معصیت میں خرچ کر دیا۔

ف۵۶ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے دنیوی لذات اختیار کرنے پر کفار کو توبیخ فرمائی تو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کے اصحاب نے لذات دُنیویہ سے کنارہ کشی اختیار فرمائی، بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات تک حضور کے اہل بیت نے کبھی جَو کی روٹی بھی دو روز برابر نہ کھائی یہ بھی حدیث میں ہے کہ پورا پورا مہینہ گزر جاتا تھا دولت سرائے اقدس میں آگ نہ جلتی تھی چند کھجوروں اور پانی پر گزر کی جاتی تھی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے تھے کہ میں چاہتا تو تم سے اچھا کھانا کھاتا اور تم سے بہتر لباس پہنتا لیکن میں اپنا عیش و راحت اپنی آخرت کے لیے باقی رکھنا چاہتا ہوں

ف۵۷ حضرت ہُود علیہ السلام۔

ف۵۸ شرک سے اور احقاف ایک ریگستانی وادی ہے جہاں قوم عاد کے لوگ رہتے تھے۔

ف۵۹ وہ عذاب۔

ف۶۰ اس بات میں کہ عذاب آنے والا ہے۔

ف۶۱ یعنی ہُود علیہ السلام نے۔

ف۶۲ کہ عذاب کب آئے گا۔

ف۶۳ جو عذاب میں جلدی کرتے ہو اور عذاب کو جانتے نہیں ہو کہ کیا چیز ہے۔

ف۶۴ اور مُدّت دراز سے ان کی سرزمین میں بارش نہ ہوئی تھی اس کالے بادل کو دیکھ کر خوش ہوئے۔

مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ؕ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۴﴾ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍۭ بِاَمْرِ

برسے گا ف۶۵ بلکہ یہ تو وہ ہے جس کی تم جلدی مچاتے تھے ایک آندھی ہے جس میں دردناک عذاب، ہر چیز کو تباہ

رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰٓى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ

کر ڈالتی ہے اپنے رب کے حکم سے ف۶۶ تو صبح رہ گئے کہ نظر نہ آتے تھے مگر ان کے سونے مکان، ہم ایسی ہی سزا دیتے

الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۲۵﴾ وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ وَجَعَلْنَا

ہیں مجرموں کو اور بیشک ہم نے انھیں وہ مقدور دیئے تھے جو تم کو نہ دیئے ف۶۷ اور ان کے لیے کان

لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْـِٕدَةً ۖ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ

اور آنکھ اور دل بنائے ف۶۸ تو ان کے کان اور آنکھیں

اَبْصَارُهُمْ وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

اور دل کچھ کام نہ آئیں گے جب کہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے تھے

وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ ع

اور انھیں گھیر لیا اس عذاب نے جس کی ہنسی بناتے تھے اور بے شک ہم نے ہلاک کر دیں ف۶۹

الْقُرٰى وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ

تمہارے آس پاس کی بستیاں ف۷۰ اور طرح طرح کی نشانیاں لائے کہ وہ باز آئیں ف۷۱ تو کیوں نہ مدد کی ان کی

الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ؕ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ

ف۷۲ جن کو انھوں نے اللہ کے سوا قرب حاصل کرنے کو خدا ٹھہرا رکھا تھا ف۷۳ بلکہ وہ ان سے گم گئے ف۷۴

وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ

اور یہ ان کا بہتان و افترا رہے ف۷۵ اور جبکہ ہم نے تمہاری طرف کتنے جن پھیرے

الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا

ف۷۶ کان لگا کر قرآن سنتے پھر جب وہاں حاضر ہوئے آپس میں بولے خاموش رہو ف۷۷ پھر

قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿۲۹﴾ قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا

جب پڑھنا ہو چکا اپنی قوم کی طرف ڈر سناتے پلٹتے ف۷۸ بولے اے ہماری قوم ہم نے ایک کتاب

حکم سے اپنی قوم کی طرف ایمان کی دعوت دینے گئے اور انھیں ایمان نہ لانے اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مخالفت سے ڈرایا۔

ف۶۵ حضرت ہود علیہ السلام نے فرمایا۔

ف۶۶ چنانچہ اس آندھی کے عذاب نے ان کے مرد و عورتوں چھوٹوں بڑوں کو ہلاک کر دیا ان کے اموال آسمان و زمین کے درمیان اڑتے پھرتے تھے چیزیں پارہ پارہ ہو گئیں حضرت ہود علیہ السلام نے اپنے اور اپنے اوپر ایمان لانے والوں کے گرد ایک خط کھینچ دیا تھا، ہوا جب اس خط کے اندر آتی تو نہایت نرم و پاکیزہ فرحت انگیز سرد اور وہی ہوا قوم پر شدید سخت مہلک اور یہ حضرت ہود علیہ السلام کا ایک معجزہ عظیمہ تھا۔

ف۶۷ اے اہل مکہ وہ قوت و مال اور طول و عمر میں تم سے زیادہ تھے

ف۶۸ تاکہ دین کے کام میں لائیں مگر انھوں نے سوائے دنیا کی طلب کے ان خداداد نعمتوں سے دین کا کام ہی نہیں لیا۔

ف۶۹ اے قریش۔

ف۷۰ مثل ثمود و عاد و قوم لوط کے۔

ف۷۱ کفر و طغیان سے لیکن وہ باز نہ آئے تو ہم نے انھیں ان کے کفر کے سبب ہلاک کر دیا۔

ف۷۲ ان کفار کی ان بتوں نے۔

ف۷۳ اور جن کی نسبت یہ کہا کرتے تھے کہ ان بتوں کے پوجنے سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔

ف۷۴ اور نزول عذاب کے وقت کام نہ آئے۔

ف۷۵ کہ وہ بتوں کو معبود کہتے ہیں اور بت پرستی کو قرب الٰہی کا ذریعہ ٹھہراتے ہیں۔

ف۷۶ یعنی اے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت کو یاد کیجئے جب ہم نے آپ کی طرف جنوں کی ایک جماعت کو بھیجا اس جماعت کی تعداد میں اختلاف ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ سات جن تھے جنھیں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی قوم کی طرف پیام رساں بنایا بعض روایات میں آیا ہے کہ نو تھے علماء محققین کا اس پر اتفاق ہے کہ جن سب کے سب مکلف ہیں اب ان جنوں کا حال ارشاد ہوتا ہے کہ جب آپ بطن نخلہ میں مکہ مکرمہ اور طائف کے درمیان مکہ مکرمہ کو آتے ہوئے اپنے اصحاب کے ساتھ نماز فجر پڑھ رہے تھے اس وقت جن

ف۷۷ تاکہ اچھی طرح حضرت کی قرأت سن لیں۔

ف۷۸ یعنی رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لا کر حضور کے

كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ

سنی ف۷۹ کہ موسیٰ کے بعد اتاری گئی ف۸۰ اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی حق اور

اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۳۰﴾ يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ

سیدھی راہ دکھاتی اے ہماری قوم اللہ کے منادی ف۸۱ کی بات

وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۱﴾

مانو اور اس پر ایمان لاؤ کہ وہ تمہارے کچھ گناہ بخش دے ف۸۲ اور تمہیں دردناک عذاب سے بچالے

وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ

اور جو اللہ کے منادی کی بات نہ مانے وہ زمین میں قابو سے نکل کر جانے والا نہیں ف۸۳ اور اللہ کے

لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ ۭ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۲﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ

سامنے اس کا کوئی مددگار نہیں ف۸۴ وہ ف۸۵ کھلی گمراہی میں ہیں کیا انھوں نے ف۸۶ نہ

اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ

جانا کہ وہ اللہ جس نے آسمان اور زمین بنائے اور ان کے بنانے میں نہ تھکا قادر

بِقٰدِرٍ عَلٰٓي اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ۭ بَلٰٓى اِنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۳﴾ وَ

ہے کہ مُردے جلائے، کیوں نہیں بیشک وہ سب کچھ کرسکتا ہے۔ اور

يَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَي النَّارِ ۭ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۭ قَالُوْا

جس دن کافر آگ پر پیش کیے جائیں گے ان سے فرمایا جائے گا کیا یہ حق نہیں کہیں گے

بَلٰى وَرَبِّنَا ۭ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۴﴾

کیوں نہیں ہمارے رب کی قسم فرمایا جائے گا تو عذاب چکھو بدلہ اپنے کفر کا ف۸۷

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ۭ

تو تم صبر کرو جیسا ہمت والے رسولوں نے صبر کیا ف۸۸ اور ان کے لیے جلدی نہ کرو ف۸۹

كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ

گویا وہ جس دن دیکھیں گے ف۹۰ جو انھیں وعدہ دیا جاتا ہے ف۹۱ دنیا میں نہ ٹھہرے تھے مگر دن کی ایک گھڑی

ف۷۹ یعنی قرآن شریف۔

ف۸۰ عطار نے کہا چونکہ وہ جن دین یہودیت پر تھے اس لیے انھوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر کیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کتاب کا نام نہ لیا بعض مفسرین نے کہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کتاب کا نام نہ لینے کا باعث یہ ہے کہ اس میں صرف مواعظ ہیں احکام بہت ہی کم ہیں۔

ف۸۱ سید عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ف۸۲ جو اسلام سے پہلے ہوئے اور جن میں حق العباد نہیں۔

ف۸۳ اللہ تعالیٰ سے کہیں بھاگ نہیں سکتا اور اس کے عذاب سے بچ نہیں سکتا

ف۸۴ جو اسے عذاب سے بچا سکے۔

ف۸۵ جو اللہ تعالیٰ کے منادی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بات نہ مانیں۔

ف۸۶ یعنی منکرین بعث نے۔

ف۸۷ جس کے تم دُنیا میں مرتکب ہوئے تھے اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خطاب فرماتا ہے۔

ف۸۸ اپنی قوم کی ایذا پر۔

ف۸۹ عذاب طلب کرنے میں کیونکہ عذاب ان پر ضرور نازل ہونے والا ہے۔

ف۹۰ عذاب آخرت کو۔

ف۹۱ تو اس کی درازی اور دوام کے سامنے دُنیا میں ٹھہرنے کی مدت کو بہت قلیل سمجھیں گے اور خیال کریں گے کہ۔

ف۹۲ یعنی یہ قرآن اور وہ ہدایت و بیّنات جو اس میں ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تبلیغ ہے ف۹۳ جو ایمان و طاعت سے خارج ہیں۔

نَهَارٍۭ بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۳۵﴾

بھر یہ پہنچانا ہے ف۹۲ تو کون ہلاک کئے جائیں گے مگر بے حکم لوگ ف۹۳

سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ مَّدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٍ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مدنی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا اس میں اڑتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ﴿۱﴾

جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا ف۲ اللہ نے ان کے عمل برباد کیے ف۳

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ

اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور اس پر ایمان لائے جو محمد پر اتارا گیا ف۴ اور وہی

الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ﴿۲﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ

ان کے رب کے پاس سے حق ہے اللہ نے ان کی برائیاں اُتار دیں اور ان کی حالتیں سنوار دیں ف۵

الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ

یہ اس لیے کہ کافر باطل کے پیرو ہوئے اور ایمان والوں نے حق کی پیروی کی جو ان کے رب

مِنْ رَّبِّهِمْ ۭ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ﴿۳﴾ فَاِذَا لَقِيْتُمُ

کی طرف سے ہے ف۶ اللہ لوگوں سے ان کے احوال یونہی بیان فرماتا ہے ف۷ تو جب کافروں سے

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ۭ حَتّٰٓى اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا

تمہارا سامنا ہو ف۸ تو گردنیں مارنا ہے ف۹ یہاں تک کہ جب انھیں خوب قتل کرلو ف۱۰ تو

الْوَثَاقَ ۙ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَاۗءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ۚ

مضبوط باندھو پھر اس کے بعد چاہے احسان کرکے چھوڑ دو چاہے فدیہ لے لو ف۱۱ یہاں تک

ذٰلِكَ ۭ وَلَوْ يَشَاۗءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَا بَعْضَكُمْ

کہ لڑائی اپنا بوجھ رکھ دے ف۱۲ بات یہ ہے اور اللہ چاہتا تو آپ ہی اُن سے بدلہ لیتا ف۱۳ مگر اس لیے ف۱۴ کہ تم

بِبَعْضٍ ۭ وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ﴿۴﴾

میں ایک کو دوسرے سے جانچے ف۱۵ اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے اللہ ہرگز ان کے عمل ضائع نہ فرمائیگا ف۱۶

ف۱ سورۂ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مدنیہ ہے اس میں چار رکوع اور اڑتیس آیتیں پانچ سو اٹھاون کلمے دو ہزار چار سو پچھتر حرف ہیں۔

ف۲ یعنی جو لوگ خود اسلام میں داخل نہ ہوئے اور دوسروں کو انھوں نے اسلام سے روکا۔

ف۳ جو کچھ بھی انھوں نے کیے ہوں خواہ بھوکوں کو کھلایا ہو یا اسیروں کو چھڑایا ہو یا غریبوں کی مدد کی ہو یا مسجد حرام یعنی خانہ کعبہ کی عمارت میں کوئی خدمت کی ہو سب برباد ہوئی آخرت میں اس کا کچھ ثواب نہیں ضحاک کا قول ہے کہ مراد یہ ہے کہ کفار نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے جو مکر سوچے تھے اور حیلے بنائے تھے اللہ تعالیٰ نے انکے وہ تمام کام باطل کردیئے۔

ف۴ یعنی قرآن پاک۔

ف۵ امور دین میں توفیق عطا فرما کر اور دُنیا میں ان کے دشمنوں کے مقابل ان کی مدد فرما کر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ان کے ایام حیات میں ان کی حفاظت فرما کر کہ ان سے عصیاں واقع نہ ہو

ف۶ یعنی قرآن شریف۔

ف۷ یعنی فریقین کے کہ کافروں کے عمل اکارت اور ایمانداروں کی لغزشیں بھی مغفور۔

ف۸ یعنی جنگ ہو۔

ف۹ یعنی ان کو قتل کرو۔

ف۱۰ یعنی کثرت سے قتل کرچکو اور باقی ماندوں کو قید کرنے کا موقع آجائے۔

ف۱۱ دونوں باتوں کا اختیار ہے مسئلہ مشرکین کے اسیروں کا حکم ہمارے نزدیک یہ ہے کہ انھیں قتل کیا جائے یا مملوک بنا لیا جائے اور احساناً چھوڑنا اور فدیہ لینا جو اس آیت میں مذکور ہے وہ سورۂ برأت کی آیت اُقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ سے منسوخ ہوگیا۔

ف۱۲ یعنی جنگ ختم ہوجائے اس طرح کہ مشرکین اطاعت قبول کریں اور اسلام لائیں۔

ف۱۳ بغیر قتال کے انھیں زمین میں دھنسا کر یا ان پر پتھر برسا کر یا اور کسی طرح ف۱۴ تمھیں قتال کا حکم دیا ف۱۵ قتال میں تاکہ مسلمان مقتول ثواب پائیں اور کافر عذاب ف۱۶ ان کے اعمال کا ثواب پورا پورا دے گا شانِ نزول یہ آیت روزِ اُحد نازل ہوئی جبکہ مسلمان زیادہ مقتول و مجروح ہوئے۔

سَيَهْدِيهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ۝۵ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ۝۶

جلد انھیں راہ دے گا ف۱۷ اور ان کا کام بنا دے گا اور انھیں جنت میں لے جائے گا انھیں اس کی پہچان کرا دی

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝۷

ہے ف۱۸ اے ایمان والو اگر تم دینِ خدا کی مدد کرو گے اللہ تمہاری مدد کرے گا ف۱۹ اور تمہارے قدم جما دیگا ف۲۰

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝۸ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا

اور جنہوں نے کفر کیا تو ان پر تباہی پڑے اور اللہ ان کے اعمال برباد کرے یہ اس لیے کہ انھیں ناگوار ہوا

مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝۹ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا

جو اللہ نے اتارا ف۲۱ تو اللہ نے ان کا کیا دھرا اکارت کیا تو کیا انھوں نے زمین میں سفر نہ کیا کہ دیکھتے ان

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۫ وَلِلْكٰفِرِيْنَ

سے اگلوں کا ف۲۲ کیسا انجام ہوا اللہ نے ان پر تباہی ڈالی اور ان کافروں کے لیے

اَمْثَالُهَا ۝۱۰ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا

بھی ویسی کتنی ہی ہیں ف۲۴ یہ ف۲۵ اس لیے کہ مسلمانوں کا مولیٰ اللہ ہے اور کافروں کا کوئی مولیٰ

مَوْلٰى لَهُمْ ۝۱۱ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ع ۱۱/۵

نہیں بیشک اللہ داخل فرمائے گا انھیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے

جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَ

باغوں میں جن کے نیچے نہریں رواں اور کافر برتتے ہیں اور

يَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۝۱۲ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ

کھاتے ہیں ف۲۶ جیسے چوپائے کھائیں ف۲۷ اور آگ میں ان کا ٹھکانا ہے اور کتنے ہی شہر کہ اس شہر سے

هِىَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِىْٓ اَخْرَجَتْكَ ۚ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ

ف۲۸ قوت میں زیادہ تھے جس نے تمہیں تمہارے شہر سے باہر کیا، ہم نے انھیں ہلاک فرمایا تو ان کا کوئی

لَهُمْ ۝۱۳ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ

مدد گار نہیں ف۲۹ تو کیا جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہو ف۳۰ اس ف۳۱ جیسا ہوگا جس کے برے عمل اُسے

ف۱۷ درجاتِ عالیات کی طرف ف۱۸ وہ منازلِ جنت میں نو وارد ناآشنا کی طرح نہ پہنچیں گے جو کسی مقام پر جاتا ہے تو اس کو ہر چیز کے دریافت کرنے کی حاجت درپیش ہوتی ہے بلکہ وہ واقف کارانہ داخل ہوں گے اپنے منازل و مساکن پہچانتے ہوں گے اپنی زوجہ اور خدام کو جانتے ہونگے ہر چیز کا موقع ان کے علم میں ہوگا گویا کہ وہ ہمیشہ سے یہیں کے رہنے بسنے والے ہیں۔

ف۱۹ تمہارے دشمن کے مقابل۔

ف۲۰ معرکہ جنگ میں اور حجت اسلام پر اور پُل صراط پر۔

ف۲۱ یعنی قرآن پاک اس لیے کہ اس میں شہوات ولذات کے ترک اور طاعات وعبادات میں مشقتیں اٹھانے کے احکام ہیں جو نفس پر شاق ہوتے ہیں۔

ف۲۲ یعنی پچھلی اُمتوں کا۔

ف۲۳ کہ انھیں اور ان کی اولاد اور ان کے اموال کو سب کو ہلاک کر دیا۔

ف۲۴ یعنی اگر یہ کافر سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائیں تو ان کے لیے پہلے جیسی بہت سی تباہیاں ہیں۔

ف۲۵ یعنی مسلمانوں کا منصور ہونا اور کافروں کا مقہور ہونا۔

ف۲۶ دُنیا میں چند روز غفلت کے ساتھ اپنے انجام وماٰل کو فراموش کیے ہوئے۔

ف۲۷ اور انھیں تمیز نہ ہو کہ اس کھانے کے بعد وہ ذبح کیے جائیں گے یہی حال کفار کا ہے جو غفلت کے ساتھ دنیا طلبی میں مشغول ہیں اور آنے والی مصیبتوں کا خیال بھی نہیں کرتے

ف۲۸ یعنی مکہ مکرمہ والوں سے۔

ف۲۹ جو عذاب و ہلاک سے بچا سکے شانِ نزول جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ سے ہجرت کی اور غار کی طرف تشریف لے چلے تو مکہ مکرمہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اللہ تعالیٰ کے شہروں میں تو اللہ تعالیٰ کو بہت پیارا ہے اور اللہ تعالیٰ کے شہروں میں تو مجھے بہت پیارا ہے اگر مشرکین مجھے نہ نکالتے تو میں تجھ سے نہ نکلتا اور اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

ف۳۰ اور وہ مومنین ہیں کہ وہ قرآن معجز اور معجزاتِ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برہان قوی سے اپنے دین پر یقین کامل اور جزم صادق رکھتے ہیں ف۳۱ اُس کافر مشرک۔

وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ﴿۱۴﴾ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ فِیْهَآ اَنْهٰرٌ

دکھائے گئے اور وہ اپنی خواہشوں کے پیچھے چلے ف۳۲ احوال اس جنت کا جس کا وعدہ پرہیزگاروں سے ہے

مِّنْ مَّآءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ

اس میں ایسی پانی کی نہریں ہیں جو کبھی نہ بگڑے ف۳۳ اور ایسے دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزہ نہ بدلا ف۳۴ اور ایسی شراب

خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّی ؕ وَلَهُمْ فِیْهَا مِنْ كُلِّ

کی نہریں ہیں جس کے پینے میں لذت ہے ف۳۵ اور ایسی شہد کی نہریں ہیں جو صاف کیا گیا ف۳۶ اور ان کے لیے اس

الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ؕ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِی النَّارِ وَسُقُوْا مَآءً

میں ہر قسم کے پھل ہیں اور اپنے رب کی مغفرت ف۳۷ کیا ایسے جینے والے ان کی برابر ہو جائیں گے جنہیں ہمیشہ

حَمِیْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ﴿۱۵﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّسْتَمِعُ اِلَیْكَ ۚ حَتّٰۤی اِذَا

آگ میں رہنا اور انھیں کھولتا پانی پلایا جائے کہ آنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور ان ف۳۸ میں سے بعض تمہارے ارشاد

خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا ؕ قف

سنتے ہیں ف۳۹ یہاں تک کہ جب تمہارے پاس سے نکل کر جائیں ف۴۰ علم والوں سے کہتے ہیں ف۴۱ ابھی انہوں نے

اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ﴿۱۶﴾ وَالَّذِیْنَ

کیا فرمایا ف۴۲ یہ ہیں وہ جن کے دلوں پر اللہ نے مہر کر دی ف۴۳ اور اپنی خواہشوں کے تابع ہوئے ف۴۴ اور جنہوں نے

اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًی وَّاٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ﴿۱۷﴾ فَهَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ

راہ پائی ف۴۵ اللہ نے ان کی ہدایت ف۴۶ اور زیادہ فرمائی اور ان کی پرہیزگاری انھیں عطا فرمائی ف۴۷ تو کاہے کے انتظار ہیں

اَنْ تَاْتِیَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰی لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ

ہیں ف۴۸ مگر قیامت کے کہ ان پر اچانک آ جائے کہ اس کی علامتیں تو آ ہی چکی ہیں ف۴۹ پھر جب وہ آ جائے گی تو کہاں وہ

ذِكْرٰىهُمْ ﴿۱۸﴾ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ

اور کہاں ان کا سمجھنا تو جان لو کہ اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں اور اے محبوب اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں

وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ ﴿۱۹﴾ ع وَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو ف۵۰ اور اللہ جانتا ہے ان کو تمہارا پھرنا ف۵۱ اور رات کو تمہارا آرام لینا ف۵۲ اور مسلمان

ف۳۲ اور انھوں نے کفر و بت پرستی اختیار کی ہر گز وہ مومن اور یہ کافر ایک سے نہیں ہو سکتے اور ان دونوں میں کچھ بھی نسبت نہیں ف۳۳ یعنی ایسا لطیف کہ نہ سڑے نہ اس کی بو بدلے اور نہ اس کے ذائقہ میں فرق آئے۔

ف۳۴ بخلاف دنیا کے دودھ کے کہ خراب ہو جاتے ہیں۔

ف۳۵ خالص لذت ہی لذت نہ دنیا کی شرابوں کی طرح اس کا ذائقہ خراب نہ اس میں میل کچیل نہ خراب چیزوں کی آمیزش نہ وہ سڑ کر بنی نہ اس کے پینے سے عقل زائل ہو نہ سر چکرائے نہ خمار آئے نہ درد سر پیدا ہو یہ سب آفتیں دنیا ہی کی شراب میں ہیں وہاں کی شراب ان سب عیوب سے پاک نہایت لذیذ مفرح خوشگوار۔

ف۳۶ پیدائش میں یعنی صاف ہی پیدا کیا گیا دنیا کے شہد کی طرح نہیں جو مکھی کے پیٹ سے نکلتا ہے اور اس میں موم وغیرہ کی آمیزش ہوتی ہے۔

ف۳۷ کہ وہ رب ان پر احسان فرماتا ہے اور ان سے راضی ہے اور ان پر تمام تکلیفی احکام اٹھا لیے گئے جو چاہیں کھائیں۔ جتنا چاہیں کھائیں نہ حساب نہ عقاب۔

ف۳۸ کفار۔ ف۳۹ خطبہ وغیرہ میں نہایت بے التفاتی کے ساتھ۔

ف۴۰ یہ منافق لوگ تو۔

ف۴۱ یعنی علما صحابہ سے مثل ابن مسعود و ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مسخرگی کے طور پر۔

ف۴۲ یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ ان منافقوں کے حق میں فرماتا ہے۔

ف۴۳ یعنی جب انھوں نے حق کا اتباع ترک کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے قلوب کو مردہ کر دیا۔

ف۴۴ اور انھوں نے نفاق اختیار کیا۔

ف۴۵ یعنی وہ اہل ایمان جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کلام غور سے سنا اور اس سے نفع اٹھایا۔

ف۴۶ یعنی بصیرت و علم و شرح صدر۔

ف۴۷ یعنی پرہیزگاری کی توفیق دی اور اس پر مدد فرمائی۔ یا یہ معنی ہیں کہ انھیں پرہیزگاری کی جزا دی اور اس کا ثواب عطا فرمایا۔

ف۴۸ کفار و منافقین۔

ف۴۹ جن میں سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت مبارکہ اور قہر کا شق ہونا ہے۔

ف۵۰ یہ اس امت پر اللہ تعالیٰ کا اکرام ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا کہ ان کے لیے مغفرت طلب فرمائیں اور آپ شفیع مقبول الشفاعۃ ہیں اس کے بعد مومنین و غیر مومنین سب سے عام خطاب ہے ف۵۱ اپنے اشغال میں اور معاش کے کاموں میں ف۵۲ یعنی وہ تمہارے احوال کا جاننے والا ہے اس سے کچھ بھی مخفی نہیں۔

لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ ۙ

کہتے ہیں کوئی سورت کیوں نہ اتاری گئی ف۵۳ پھر جب کوئی پختہ سورت اتاری گئی ف۵۴ اور اس میں جہاد

رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ

کا حکم فرمایا گیا تو تم دیکھو گے انھیں جن کے دلوں میں بیماری ہے ف۵۵ کہ تمہاری طرف ف۵۶ اس کا دیکھنا

عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ؕ فَاَوْلٰى لَهُمْ ۚ﴿۲۰﴾ طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ۭ فَاِذَا

دیکھتے ہیں جس پر مردنی چھائی ہو تو ان کے حق میں بہتر یہ تھا کہ فرماں برداری کرتے ف۵۷ اور اچھی بات

عَزَمَ الْاَمْرُ ۭ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ﴿۲۱﴾ فَهَلْ عَسَيْتُمْ

کہتے پھر جب حکم ناطق ہو چکا ف۵۸ تو اگر اللہ سے سچے رہتے ف۵۹ تو ان کا بھلا تھا تو کیا تمہارے یہ لچھن نظر آتے

اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ﴿۲۲﴾ اُولٰٓئِكَ

ہیں کہ اگر تمھیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ ف۶۰ اور اپنے رشتے کاٹ دو یہ ہیں وہ

الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ ﴿۲۳﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ

ف۶۱ لوگ جن پر اللہ نے لعنت کی اور انھیں حق سے بہرا کر دیا اور ان کی آنکھیں پھوڑ دیں ف۶۲ تو کیا وہ قرآن کو

الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰي قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ﴿۲۴﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ

سوچتے نہیں ف۶۳ یا بعضے دلوں پر ان کے قفل لگے ہیں ف۶۴ بیشک وہ جو اپنے پیچھے پلٹ گئے ف۶۵

مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ۭ وَاَمْلٰى لَهُمْ ﴿۲۵﴾ ذٰلِكَ

بعد اس کے کہ ہدایت ان پر کھل چکی تھی ف۶۶ شیطان نے انھیں فریب دیا ف۶۷ اور انھیں دنیا میں توں

بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِيْعُكُمْ فِيْ بَعْضِ الْاَمْرِ ۚ

رہنے کی امید دلائی ف۶۸ یہ اس لیے کہ انھوں نے ف۶۹ کہا ان لوگوں سے ف۷۰ جنھیں اللہ کا اتارا ہوا ف۷۱ ناگوار ہے

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ ﴿۲۶﴾ فَكَيْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ

ایک کام میں ہم تمہاری مانیں گے ف۷۲ اور اللہ ان کی چھپی ہوئی جانتا ہے تو کیسا ہوگا جب فرشتے ان کی روح قبض کریں گے

وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ﴿۲۷﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَآ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوْا

ان کے منہ اور ان کی پیٹھیں مارتے ہوئے ف۷۳ یہ اس لیے کہ وہ ایسی بات کے تابع ہوئے جس میں اللہ کی ناراضی ہے ف۷۴

ف۵۳ شانِ نزول مؤمنین کو جہاد فی سبیل اللہ تعالیٰ کا بہت ہی شوق تھا وہ کہتے تھے کہ ایسی سورت کیوں نہیں اترتی جس میں جہاد کا حکم ہو تاکہ ہم جہاد کریں اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔

ف۵۴ جس میں صاف غیر محتمل بیان ہو اور اس کا کوئی حکم منسوخ ہونے والا نہ ہو۔

ف۵۵ یعنی منافقین کو۔

ف۵۶ پریشان ہو کر۔

ف۵۷ اللہ تعالیٰ اور رسول کی۔

ف۵۸ اور جہاد فرض کر دیا گیا۔

ف۵۹ ایمان و طاعت پر قائم رہ کر۔

ف۶۰ رشتوں کو ظلم کرو آپس میں لڑو اور ایک دوسرے کو قتل کرو۔

ف۶۱ مفسد

ف۶۲ کہ راہِ حق نہیں دیکھتے۔

ف۶۳ جو حق کو پہچانیں۔

ف۶۴ کفر کے کہ حق کی بات ان میں پہنچنے ہی نہیں پاتی۔

ف۶۵ نفاق سے۔

ف۶۶ اور طریقِ ہدایت واضح ہو چکا تھا۔ قتادہ نے کہا کہ یہ کفار اہلِ کتاب کا حال ہے جنہوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہچانا اور آپ کی نعت و صفت اپنی کتاب میں دیکھی، پھر باوجود جاننے پہچاننے کے کفر اختیار کیا۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ضحاک و سدی کا قول ہے کہ اس سے منافق مراد ہیں جو ایمان لا کر کفر کی طرف پھر گئے۔

ف۶۷ اور برائیوں کو ان کی نظر میں ایسا مزین کیا کہ انھیں اچھا سمجھے۔

ف۶۸ کہ ابھی بہت عمر پڑی ہے خوب دنیا کے مزے اٹھالو اور ان پر شیطان کا فریب چل گیا۔

ف۶۹ یعنی اہلِ کتاب یا منافقین نے پوشیدہ طور پر۔

ف۷۰ یعنی مشرکین سے۔

ف۷۱ قرآن اور احکامِ دین۔

ف۷۲ یعنی سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عداوت اور حضور کے خلاف اُن کے دشمنوں کی امداد کرنے میں اور لوگوں کو جہاد سے روکنے میں ف۷۳ لوہے کے گرزوں سے ف۷۴ اور وہ بات رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں جہاد کو جانے سے روکنا اور کافروں کی مدد کرنا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ وہ بات توریت کے ان مضامین کو چھپانا ہے جن میں رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت شریف ہے۔

رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ﴿۲۸﴾ اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ

اور اس کی خوشی ف۷۵ انھیں گوارا نہ ہوئی تو اس نے ان کے اعمال اکارت کردیئے۔ کیا جن کے دلوں میں بیماری ہے ف۷۶ اس

اَنْ لَّنْ یُّخْرِجَ اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ ﴿۲۹﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَاَرَیْنٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ

گھمنڈیں ہیں کہ اللہ ان کے چھپے بیر ظاہر نہ فرمائے گا ف۷۷ اور اگر ہم چاہیں تو تمہیں ان کو دکھادیں کہ تم ان کی صورت

بِسِیْمٰهُمْ ؕ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِیْ لَحْنِ الْقَوْلِ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۰﴾

سے پہچان لو ف۷۸ اور ضرور تم انھیں بات کے اسلوب میں پہچان لوگے ف۷۹ اور اللہ تمہارے عمل جانتا ہے ف۸۰

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِیْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِیْنَ ۙ وَنَبْلُوَاَخْبَارَكُمْ ﴿۳۱﴾

اور ضرور ہم تمہیں جانچیں گے ف۸۱ یہاں تک کہ دیکھ لیں ف۸۲ تمہارے جہاد کرنیوالوں اور صابروں کو اور

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَشَآقُّوا

تمہاری خبریں آزمالیں ف۸۳ بے شک وہ جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے ف۸۴ روکا اور رسول

الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى ۙ لَنْ یَّضُرُّوا اللّٰهَ شَیْـًٔا ؕ وَ

کی مخالفت کی بعد اس کے کہ ہدایت ان پر ظاہر ہو چکی تھی وہ ہرگز اللہ کو کچھ نقصان نہ پہنچائیں گے اور

سَیُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ﴿۳۲﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ

بہت جلد اللہ انکا کیا دھرا اکارت کردیگا ف۸۵ اے ایمان والو اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو ف۸۶

وَلَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۳﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ

اور اپنے عمل باطل نہ کرو ف۸۷ بے شک جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا پھر کافر ہی

مَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ﴿۳۴﴾ فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْۤا اِلَى السَّلْمِ ۖۚ

مر گئے تو اللہ ہرگز انھیں نہ بخشے گا ف۸۸ تو تم سستی نہ کرو ف۸۹ اور آپ صلح کی طرف

وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۚ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ یَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۵﴾ اِنَّمَا الْحَیٰوةُ

نہ بلاؤ ف۹۰ اور تم ہی غالب آؤ گے اور اللہ تمہارے ساتھ ہے اور وہ ہرگز تمہارے اعمال میں تمہیں نقصان نہ دیگا۔

الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا یُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَلَا یَسْـَٔلْكُمْ

ف۹۱ دنیا کی زندگی تو یہی کھیل کود ہے ف۹۲ اور اگر تم ایمان لاؤ اور پرہیزگاری کرو تو وہ تم کو تمہارے ثواب عطا فرمائیگا اور کچھ تم سے

ف۷۵ ایمان و طاعت اور مسلمانوں کی مدد اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں حاضر ہونا ف۷۶ نفاق کی ف۷۷ یعنی ان کی وہ عداوتیں جو وہ مؤمنین کے ساتھ رکھتے ہیں

ف۷۸ حدیث حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کوئی منافق مخفی نہ رہا آپ سب کو ان کی صورتوں سے پہچانتے تھے ف۷۹ اور وہ اپنے ضمیر کا حال ان سے چھپا نہ سکیں گے، چنانچہ اس کے بعد جو منافق لب ہلاتا تھا، حضور اس کے نفاق کو اس کی بات سے اور اس کے فحوائے کلام سے پہچان لیتے تھے فائدہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو بہت سے وجوہ علم عطا فرمائے ان میں سے صورت سے پہچاننا بھی ہے اور بات سے پہچاننا بھی ف۸۰ یعنی اپنے بندوں کے تمام اعمال ہر ایک کو اس کے لائق جزا دیگا۔

ف۸۱ آزمائش میں ڈالیں گے۔

ف۸۲ یعنی ظاہر دین۔

ف۸۳ تاکہ ظاہر ہو جائے کہ طاعت و اخلاص کے دعوے میں تم میں سے کون اچھا ہے۔

ف۸۴ اس کے بندوں کو۔

ف۸۵ اور وہ صدقہ وغیرہ کسی چیز کا ثواب نہ پائیں گے کیونکہ جو کام اللہ تعالیٰ کے لیے نہ ہو اس کا ثواب ہی کیا۔

شانِ نزول جنگِ بدر کے لیے جب قریش نکلے تو وہ سال قحط کا تھا لشکر کا کھانا قریش کے دولت مندوں نے نوبت بنوبت اپنے ذمہ لیا تھا مکہ مکرمہ سے نکل کر سب سے پہلا کھانا ابوجہل کی طرف سے تھا، جس کے لیے اس نے دس اونٹ ذبح کیے تھے پھر صفوان نے مقام عسفان میں نو اونٹ پھر سہل نے مقام قدید میں دس یہاں سے وہ لوگ سمندر کی طرف پھر گئے اور رستہ گم ہوگیا ایک دن ٹھہرے وہاں شیبہ کی طرف سے کھانا ہوا نو اونٹ ذبح ہوئے پھر مقام الواء میں پہنچے وہاں مقبس جمحی نے نو اونٹ ذبح کیے حضرت عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کی طرف سے بھی دعوت ہوئی اس وقت تک آپ مشرف بااسلام نہ ہوئے تھے آپ کی طرف سے دس اونٹ ذبح کیے گئے پھر حارث کی طرف سے نو اور ابوالبختری کی طرف سے بدر کے چشمے پر دس اونٹ ان کھانا دینے والوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ف۸۶ یعنی ایمان و طاعت پر قائم رہو۔

ف۸۷ ریا یا نفاق سے شانِ نزول بعض لوگوں کا خیال تھا کہ جیسے شرک کی وجہ سے تمام نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں اسی طرح ایمان کی برکت سے کوئی گناہ ضرر نہیں کرتا ان کے حق میں یہ آیت نازل فرمائی گئی اور بتایا گیا کہ مؤمن کیلئے اطاعتِ خدا و رسول ضروری ہے گناہوں سے بچنا لازم ہے مسئلہ اس آیت میں عمل کے باطل کرنے کی ممانعت فرمائی گئی تو آدمی جو عمل شروع کرے خواہ وہ نفل ہی ہو نماز یا روزہ یا اور کوئی لازم ہے کہ اس کو باطل نہ کرے۔

ف۸۸ شانِ نزول یہ آیت اہل قلیب کے حق میں نازل ہوئی قلیب بدر میں ایک کنواں ہے جس میں مقتول کفار ڈالے گئے ابوجہل اور اس کے ساتھی اور حکم آیت کا ہر کافر کے لیے عام ہے جو کفر پر مرا ہو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت نہ فرمائے گا اس کے بعد اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطاب فرمایا جاتا ہے اور حکم میں تمام مسلمان شامل ہیں ف۸۹ یعنی دشمن کے مقابل میں کمزوری نہ دکھاؤ ف۹۰ کفار کو قرطبی میں ہے کہ اس آیت کے حکم میں علماء کا اختلاف ہے بعض نے کہا کہ یہ آیت وَاِنْ جَنَحُوْا کی ناسخ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے صلح کی طرف مائل ہونے کو منع فرمایا جبکہ صلح کی حاجت نہ ہو اور بعض علماء نے کہا کہ یہ آیت منسوخ ہے اور آیت وَاِنْ جَنَحُوْا اس کی ناسخ اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت محکم ہے اور دونوں آیتیں دو مختلف وقتوں اور مختلف حالتوں میں نازل ہوئیں اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت وَاِنْ جَنَحُوْا کا حکم ایک معین قوم کے ساتھ خاص ہے اور یہ آیت عام ہے کہ کفار کے ساتھ معاہدہ جائز نہیں مگر عند الضرورت جبکہ مسلمان ضعیف ہوں اور مقابلہ نہ کرسکیں۔

ف۹۱ تمہیں اعمال کا پورا پورا اجر عطا فرمائے گا ف۹۲ نہایت جلد گزرنے والی اور اس میں مشغول ہونا کچھ بھی نافع نہیں۔

اَمْوَالَكُمْ ﴿۳۷﴾ اِنْ يَّسْـَٔلْكُمُوْهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا وَيُخْرِجْ اَضْغَانَكُمْ ﴿۳۸﴾

تمہارے مال نہ مانگے گا ف۹۳ اگر انھیں ف۹۴ تم سے طلب کرے اور زیادہ طلب کرے تم بخل کرو گے اور وہ بخل تمہارے دلوں کے میل

هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ

ظاہر کردیگا۔ ہاں ہاں یہ جو تم بلائے جاتے ہو کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو ف۹۵ تو تم میں کوئی بخل کرتا ہے

وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ

اور جو بخل کرے ف۹۶ وہ اپنی ہی جان پر بخل کرتا ہے اور اللہ بے نیاز ہے ف۹۷ اور تم سب محتاج ف۹۸

وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ ﴿۳۸﴾ ع

اور اگر تم منہ پھیرو ف۹۹ تو وہ تمہارے سوا اور لوگ بدل لے گا پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے ف۱

سُوْرَةُ الْفَتْحِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ فتح مدنی ہے اور اس میں انتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ﴿۱﴾ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا

بے شک ہم نے تمہارے لیے روشن فتح فرمادی ف۲ تاکہ اللہ تمہارے سب بے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے

تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۲﴾ وَّيَنْصُرَكَ

پچھلوں کے ف۳ اور اپنی نعمتیں تم پر تمام کردے ف۴ اور تمہیں سیدھی راہ دکھادے ف۵ اور اللہ تمہاری زبردست

اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ﴿۳﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ

مدد فرمائے ف۶ وہی ہے جس نے ایمان والوں کے دلوں میں اطمینان اتارا

لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ۭ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَ

تاکہ انھیں یقین پر یقین بڑھے ف۷ اور اللہ ہی کی ملک ہیں تمام لشکر آسمانوں اور زمین کے ف۸

كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۴﴾ لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ

اور اللہ علم و حکمت والا ہے ف۹ تاکہ ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو باغوں

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ۭ

میں لے جائے جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں اور ان کی برائیاں ان سے اتار دے۔

ف۹۳ ہاں راہ خدا میں خرچ کرنے کا حکم دیگا تاکہ تمہیں اس کا ثواب ملے ف۹۴ یعنی اموال کو ف۹۵ جہاں خرچ کرنا تم پر فرض کیا گیا ہے ف۹۶ صدقہ دینے اور فرض ادا کرنے میں ف۹۷ تمہارے صدقات اور طاعات سے ف۹۸ اس کے فضل و رحمت کے ف۹۹ اس کی اور اس کے رسول کی طاعت سے ف۱ بلکہ نہایت مطیع فرماں بردار ہوں گے۔

سورۂ فتح مدینہ ہے اس میں چار رکوع انتیس آیتیں پانچسو ستر ۵۷۰ یا پانچسو اسی ۵۸۰ کلمے دو ہزار ۲۰۰۰ یا پانچ سو انسٹھ ۵۵۹ حرف ہیں ف۲ شانِ نزول اِنَّا فَتَحْنَا حدیبیہ سے واپس ہوتے ہوئے حضور پر نازل ہوئی حضور کو اس کے نازل ہونے سے بہت خوشی ہوئی اور صحابہ نے حضور کو مبارک بادیں دیں (بخاری و مسلم و ترمذی) حدیبیہ ایک کنواں ہے مکہ مکرمہ کے نزدیک مختصر واقعہ یہ ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خواب دیکھا کہ حضور مع اپنے اصحاب کے امن کے ساتھ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے کوئی حلق کیے ہوئے کوئی قصر کیے ہوئے اور کعبہ معظمہ میں داخل ہوئے کعبہ کی کنجی لی طواف فرمایا عمرہ کیا اصحاب کو اس خواب کی خبر دی سب خوش ہوئے پھر حضور نے عمرہ کا قصد فرمایا اور ایک ہزار چار سو اصحاب کے ساتھ یکم ذی القعدہ ۶ھ ہجری کو روانہ ہوگئے ذوالحلیفہ میں پہنچ کر وہاں مسجد میں دو رکعتیں پڑھ کر عمرہ کا احرام باندھا اور حضور کے ساتھ اکثر اصحاب نے بھی بعض اصحاب نے حفصہ سے احرام باندھا راہ میں پانی ختم ہوگیا، اصحاب نے عرض کیا کہ پانی لشکر میں بالکل باقی نہیں ہے سوائے حضور کے آفتابہ کے کہ اس میں تھوڑا سا ہے حضور نے آفتابہ میں دست مبارک ڈالا تو انگشت ہائے مبارک سے چشمے جوش مارنے لگے تمام لشکر نے پیا وضو کیے جب مقام عسفان میں پہنچے تو خبر آئی کہ کفار قریش بڑے سروسامان کے ساتھ جنگ کے لیے تیار ہیں جب حدیبیہ پر پہنچے تو اس کا پانی ختم ہوگیا ایک قطرہ نہ رہا گرمی بہت شدید تھی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کنویں میں کلی فرمائی اس کی برکت سے کنواں پانی سے بھر گیا، سب نے پیا اونٹوں کو پلایا یہاں کفار قریش کی طرف سے حال معلوم کرنے کے لیے کئی شخص بھیجے گئے سب نے جا کر یہی بیان کیا کہ حضور عمرہ کے لیے تشریف لائے ہیں جنگ کا ارادہ نہیں ہے لیکن انھیں یقین نہ آیا آخر کار انھوں نے عروہ بن مسعود ثقفی کو جو طائف کے بڑے سردار اور عرب کے نہایت متمول شخص تھے تحقیق حال کے لیے بھیجا انھوں نے آکر دیکھا کہ حضور دست مبارک دھوتے ہیں تو صحابہ تبرک کے لیے غسالہ شریف حاصل کرنے کے لیے ٹوٹے پڑتے ہیں اگر کبھی تھوکتے ہیں تو لوگ اس کے حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور جس کو وہ حاصل ہوجاتا ہے وہ اپنے چہرے اور بدن پر برکت کے لیے ملتا ہے کوئی بال جسم اقدس کا گرنے نہیں پاتا اگر احیاناً جدا ہوا تو صحابہ اس کو بہت ادب کے ساتھ لیتے اور جان سے زیادہ عزیز رکھتے ہیں جب حضور کلام فرماتے ہیں تو سب ساکت ہوجاتے ہیں حضور کے ادب و تعظیم سے کوئی شخص نظر اوپر کو نہیں اٹھا سکتا عروہ نے قریش سے جا کر یہ سب حال بیان کیا اور کہا کہ میں بادشاہان فارس و روم و مصر کے دربار میں گیا ہوں میں نے کسی بادشاہ کی یہ عظمت نہیں دیکھی جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ان کے اصحاب میں ہے مجھے اندیشہ ہے کہ تم ان کے مقابل کامیاب نہ ہوسکو گے قریش نے کہا ایسی بات مت کہو ہم اس سال انھیں واپس کردیں گے وہ اگلے سال آئیں عروہ نے کہا کہ مجھے اندیشہ ہے کہ تمہیں کوئی مصیبت پہنچے یہ کہہ کر وہ معہ اپنے ہمراہیوں کے طائف واپس چلے گئے اور اس واقعہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے انھیں مشرف باسلام کیا یہیں حضور نے اپنے اصحاب سے بیعت لی اس کو بیعت رضوان کہتے ہیں بیعت کی خبر سے کفار خوف زدہ ہوئے اور ان کے اہل الرائے نے یہی مناسب سمجھا کہ صلح کریں چنانچہ صلح نامہ لکھا گیا اور سال آئندہ حضور کا تشریف لانا قرار پایا اور یہ صلح مسلمانوں کے حق میں بہت نافع ہوئی بلکہ نتائج کے اعتبار سے فتح ثابت ہوئی اس لیے اکثر مفسرین فتح سے صلح حدیبیہ مراد لیتے ہیں اور بعض تمام فتوحاتِ اسلام جو آئندہ ہونے والی تھیں اور ماضی کے صیغہ سے تعبیر ان کے یقینی ہونے کی وجہ سے ہے (خازن و روح البیان) ف۳ اور تمہاری بدولت امت کی مغفرت فرمائے (خازن و روح البیان)، ف۴ دنیوی بھی اور اخروی بھی ف۵ تبلیغ رسالت و

وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۙ﴿۵﴾ وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ

اور یہ اللہ کے یہاں بڑی کامیابی ہے اور عذاب دے منافق مردوں

وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ؕ

اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو جو اللہ پر بُرا گمان رکھتے ہیں ف۱۰

عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ

انھیں پر ہے بری گردش ف۱۱ اور اللہ نے ان پر غضب فرمایا اور انھیں لعنت کی اور ان کے لیے

جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۶﴾ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ

جہنم تیار فرمایا اور وہ کیا ہی بُرا انجام ہے اور اللہ ہی کی ملک ہیں آسمانوں اور زمین کے سب لشکر

اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۷﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۙ﴿۸﴾ لِّتُؤْمِنُوْا

اور اللہ عزت و حکمت والا ہے بے شک ہم نے تمھیں بھیجا حاضر و ناظر ف۱۲ اور خوشی اور ڈر سناتا ف۱۳ تاکہ اے لوگو

بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ؕ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۹﴾

تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بولو ف۱۴

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ

وہ جو تمھاری بیعت کرتے ہیں ف۱۵ وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں ف۱۶ ان کے ہاتھوں پر ف۱۷

فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ

اللہ کا ہاتھ ہے تو جس نے عہد توڑا اس نے اپنے بڑے عہد کو توڑا ف۱۸ اور جس نے پورا کیا وہ عہد جو اس نے

اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۰﴾ ع سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ

اللہ سے کیا تھا تو بہت جلد اللہ اسے بڑا ثواب دیگا ف۱۹ اب تم سے کہیں گے جو گنوار پیچھے رہ گئے تھے

الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَاۤ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُوْلُوْنَ

ف۲۰ کہ ہمیں ہمارے مال اور ہمارے گھر والوں نے جانے سے مشغول رکھا ف۲۱ اب حضور ہماری مغفرت چاہیں

بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ

ف۲۲ اپنی زبانوں سے وہ بات کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ف۲۳ تم فرماؤ تو اللہ کے سامنے کسے تمھارا کچھ اختیار

اقامت مراسم ریاست میں (بیفیا دی) ف۶ دشمنوں پر کامل غلبہ عطا کرے ف۷ اور باوجود عقیدۂ راسخہ کے اطمینان نفس حاصل ہو ف۸ وہ قادر ہے جس سے چاہے اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدد فرمائے آسمان و زمین کے لشکروں سے یا تو آسمان اور زمین کے فرشتے مراد ہیں یا آسمانوں کے فرشتے اور زمین کے حیوانات۔

ف۹ اس نے مومنین کے دلوں کی تسکین اور وعدہ فتح و نصرت اس لیے فرمایا۔

ف۱۰ کہ وہ اپنے رسول سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان پر ایمان لانے والوں کی مدد نہ فرمائے گا۔

ف۱۱ عذاب ہلاک کی۔

ف۱۲ اپنی امت کے اعمال و احوال کا تاکہ روزِ قیامت ان کی گواہی دو۔

ف۱۳ یعنی مومنین مقربین کو جنت کی خوشی اور نافرمانوں کو عذاب دوزخ کا ڈر سناتا

ف۱۴ صبح کی تسبیح میں نماز فجر اور شام کی تسبیح میں باقی چاروں نمازیں داخل ہیں۔

ف۱۵ مراد اس بیعت سے بیعت رضوان ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں لی تھی۔

ف۱۶ کیونکہ رسول سے بیعت کرنا اللہ تعالیٰ ہی سے بیعت کرنا ہے، جیسے کہ رسول کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔

ف۱۷ جن سے انھوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیعت کا شرف حاصل کیا۔

ف۱۸ اس عہد توڑنے کا وبال اسی پر پڑے گا۔

ف۱۹ یعنی حدیبیہ سے تمھاری واپسی کے وقت۔

ع ۱ ۹ ۱۰ ف۲۰ قبیلہ غفار و مزینہ و جہینہ و اشجع و اسلم کے جب کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سال حدیبیہ بہ نیت عمرہ مکہ مکرمہ کا ارادہ فرمایا تو حوالی مدینہ کے گانوں والے اور اہل بادیہ بخوف قریش آپ کے ساتھ جانے سے رُکے باوجودیکہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمرہ کا احرام باندھا تھا اور قربانیاں ساتھ تھیں اور اس سے صاف ظاہر تھا کہ جنگ کا ارادہ نہیں ہے پھر بھی بہت سے اعراب پر جانا بار ہوا اور وہ کام کا حیلہ کر کے رہ گئے اور ان کا گمان یہ تھا کہ قریش بہت طاقت ور ہیں مسلمان ان سے بچ کر نہ آئیں گے سب وہیں ہلاک ہو جائیں گے اب جبکہ مدد الٰہی سے معاملہ ان کے خیال کے بالکل خلاف ہوا تو انھیں اپنے نہ جانے پر افسوس ہوگا اور معذرت کریں گے ف۲۱ کیونکہ عورتیں اور بچے اکیلے تھے اور ان کا کوئی خبر گیراں نہ تھا اس لیے ہم قاصر رہے

ف۲۲ اللہ تعالیٰ ان کی تکذیب فرماتا ہے ف۲۳ یعنی وہ اعتذار و طلب استغفار میں جھوٹے ہیں۔

شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ؕ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

ہے اگر وہ تمہارا بُرا چاہے یا تمہاری بھلائی کا ارادہ فرمائے بلکہ اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر

خَبِيْرًا ﴿۱۱﴾ بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰٓى

ہے بلکہ تم تو یہ سمجھے ہُوئے تھے کہ رسُول اور مسلمان ہرگز گھروں کو واپس نہ آئیں گے

اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّزُيِّنَ ذٰلِكَ فِىْ قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ۖۚ وَ

ف۲۴ اور اسی کو اپنے دلوں میں بھلا سمجھے ہُوئے تھے اور تم نے برا گمان کیا ف۲۵ اور

كُنْتُمْ قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿۱۲﴾ وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّاۤ اَعْتَدْنَا

تم ہلاک ہونے والے لوگ تھے ف۲۶ اور جو ایمان نہ لائے اللہ اور اس کے رسول پر ف۲۷ تو بیشک ہم نے

لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا ﴿۱۳﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ

کافروں کے لیے بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے اور اللہ ہی کیلئے ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت جسے چاہے بخشے

وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۴﴾ سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ

اور جسے چاہے عذاب کرے ف۲۸ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اب کہیں گے پیچھے بیٹھ رہنے والے

اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ يُرِيْدُوْنَ اَنْ

ف۲۹ جب تم غنیمتیں لینے چلو ف۳۰ تو ہمیں بھی اپنے پیچھے آنے دو ف۳۱ وہ چاہتے ہیں اللہ کا

يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ

کلام بدل دیں ف۳۲ تم فرماؤ ہرگز تم ہمارے ساتھ نہ آؤ اللہ نے پہلے سے یونہی فرما دیا ہے ف۳۳

فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ؕ بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۵﴾

تو اب کہیں گے بلکہ تم ہم سے جلتے ہو ف۳۴ بلکہ وہ بات نہ سمجھتے تھے ف۳۵ مگر تھوڑی ف۳۶

قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِىْ بَاْسٍ

ان پیچھے رہ گئے ہُوئے گنواروں سے فرماؤ ف۳۷ عنقریب تم ایک سخت لڑائی والی قوم کی طرف بلائے جاؤ گے

شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا

ف۳۸ کہ ان سے لڑو یا وہ مسلمان ہو جائیں پھر اگر تم فرمان مانو گے اللہ تمہیں اچھا ثواب دے گا

ف۲۴ دشمن ان سب کا وہیں خاتمہ کر دیں گے۔

ف۲۵ کفر و فساد کے غلبہ کا اور وعدۂ الٰہی کے پورا نہ ہونے کا

ف۲۶ عذابِ الٰہی کے مستحق۔

ف۲۷ اس آیت میں اعلام ہے کہ جو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسُول پر ایمان نہ لائے ان میں سے کسی ایک کا بھی منکر ہو وہ کافر ہے

ف۲۸ یہ سب اس کی مشیّت و حکمت پر ہے۔

ف۲۹ جو حدیبیہ کی حاضری سے قاصر رہے اے ایمان والو۔

ف۳۰ خیبر کی اس کا واقعہ یہ تھا کہ جب مسلمان صلح حدیبیہ سے فارغ ہو کر واپس ہُوئے تو اللہ تعالیٰ نے اُن سے فتح خیبر کا وعدہ فرمایا اور وہاں کی غنیمتیں حدیبیہ میں حاضر ہونے والوں کے لیے مخصوص کر دی گئیں جب مسلمانوں کو خیبر کی طرف روانہ ہونے کا وقت آیا تو ان لوگوں کو لالچ آیا اور انھوں نے بطمع غنیمت کہا۔

ف۳۱ یعنی ہم بھی خیبر کو تمہارے ساتھ چلیں اور جنگ میں شریک ہوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ف۳۲ یعنی اللہ کا وعدہ جو اہلِ حدیبیہ کے لیے فرمایا تھا کہ خیبر کی غنیمت خاص ان کے لیے ہے۔

ف۳۳ یعنی ہمارے مدینہ آنے سے پہلے۔

ف۳۴ اور یہ گوارا نہیں کرتے کہ ہم تمہارے ساتھ غنیمتیں پائیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ف۳۵ دین کی۔

ف۳۶ یعنی محض دُنیا کی حتّٰی کہ ان کا زبانی اقرار بھی دنیا ہی کی غرض سے تھا اور امورِ آخرت کو بالکل نہیں سمجھتے تھے (جمل)

ف۳۷ جو مختلف قبائل کے لوگ ہیں اور ان میں بعض ایسے بھی ہیں جن کے تائب ہونے کی امید کی جاتی ہے بعض ایسے بھی ہیں جو نفاق میں بہت پختہ اور سخت ہیں انھیں آزمائش میں ڈالنا منظور ہے تاکہ تائب و غیر تائب میں فرق ہو جائے اس لیے حکم ہُوا کہ ان سے فرما دیجیے۔

ف۳۸ اس قوم سے بنی حنیفہ یمامہ کے رہنے والے جو مسیلمہ کذاب کی قوم کے لوگ ہیں وہ مراد ہیں جن سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنگ فرمائی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان سے مراد اہلِ فارس و روم ہیں جن سے جنگ کے لیے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعوت دی۔

حَسَنًا ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۶﴾

ف۳۹ اور اگر پھر جاؤ گے جیسے پہلے پھر گئے ف۴۰ تو تمہیں دردناک عذاب دے گا۔

لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ

اندھے پر تنگی نہیں ف۴۱ اور نہ لنگڑے پر مضائقہ اور نہ بیمار پر مواخذہ ف۴۲

حَرَجٌ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے اللہ اسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے

الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۷﴾ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ

نہریں رواں اور جو پھر جائے گا ف۴۳ اُسے دردناک عذاب فرمائے گا بے شک اللہ راضی ہوا ایمان

الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ

والوں سے جب وہ اس پیڑ کے نیچے تمہاری بیعت کرتے تھے ف۴۴ تو اللہ نے جانا جو

فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۱۸﴾ وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً

ان کے دلوں میں ہے ف۴۵ تو ان پر اطمینان اتارا اور انھیں جلد آنے والی فتح کا انعام دیا ف۴۶ اور بہت سی

يَّاْخُذُوْنَهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۹﴾ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً

غنیمتیں ف۴۷ جن کو لیں اور اللہ عزت و حکمت والا ہے اور اللہ نے تم سے وعدہ کیا ہے بہت

تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ وَ

سی غنیمتوں کا کہ تم لوگے ف۴۸ تو تمہیں یہ جلد عطا فرمادی اور لوگوں کے ہاتھ تم سے روک دیئے ف۴۹ اور

لِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۲۰﴾ وَّاُخْرٰى

اس لیے کہ ایمان والوں کے لیے نشانی ہو ف۵۰ اور تمہیں سیدھی راہ دکھائے ف۵۱ اور ایک اور

لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

ف۵۲ اور جو تمہارے بل کی نہ تھی ف۵۳ وہ اللہ کے قبضہ میں ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر

قَدِيْرًا ﴿۲۱﴾ وَلَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ

ہے اور اگر کافر تم سے لڑیں ف۵۴ تو ضرور تمہارے مقابلہ سے پیٹھ پھیر دیں گے ف۵۵ پھر کوئی

ف۳۹ مسئلہ یہ آیت شیخین جلیلین حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے صحت خلافت کی دلیل ہے کہ ان حضرات کی اطاعت پر جنت کا اور ان کی مخالفت پر جہنم کا وعدہ دیا گیا ف۴۰ حدیبیہ کے موقع پر ف۴۱ جہاد کے رہ جانے میں شانِ نزول جب اُوپر کی آیت نازل ہوئی تو جو لوگ اپاہج و صاحب عذر تھے انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارا کیا حال ہوگا اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی ف۴۲ کہ یہ عذر ظاہر ہیں اور جہاد میں حاضر نہ ہونا ان لوگوں کے لیے جائز ہے کیونکہ نہ یہ لوگ دشمن پر حملہ کرنے کی طاقت رکھتے ہیں نہ اس کے حملہ سے بچنے اور بھاگنے کی انھیں کے حکم میں داخل ہیں وہ بڈھے ضعیف جنھیں نشست و برخاست کی طاقت نہیں یا جنھیں دمہ اور کھانسی ہے یا جن کی تلی بہت بڑھ گئی ہے اور انھیں چلنا پھرنا دشوار ہے ظاہر ہے کہ یہ عذر جہاد سے روکنے والے ہیں ان کے علاوہ اور بھی اعذار ہیں مثلاً غایت درجہ کی محتاجی اور سفر کے ضروری حوائج پر قدرت نہ رکھنا یا ایسے اشغال ضروریہ جو سفر سے مانع ہوں جیسے کسی ایسے مریض کی خدمت جسکی خدمت اس پر لازم ہے اور اس کے سوائے کوئی اس کا انجام دینے والا نہیں۔

ف۴۳ طاعت سے اعراض کرے گا اور کفر و نفاق پر رہے گا۔

ف۴۴ حدیبیہ میں چونکہ ان بیعت کرنے والوں کو رضائے الٰہی کی بشارت دی گئی اس لیے اس بیعت کو بیعتِ رضوان کہتے ہیں اس بیعت کا سبب باسبابِ ظاہر یہ پیش آیا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیبیہ سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اشراف قریش کے پاس مکہ مکرمہ بھیجا کہ انھیں خبر دیں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت اللہ کی زیارت کے لیے بقصد عمرہ تشریف لائے ہیں آپ کا ارادہ جنگ کا نہیں ہے اور یہ بھی فرمادیا تھا کہ جو کمزور مسلمان وہاں ہیں انھیں اطمینان دلادیں کہ مکہ مکرمہ عنقریب فتح ہوگا اور اللہ تعالیٰ اپنے دین کو غالب فرمائے گا قریش اس بات پر متفق رہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس سال تو تشریف نہ لائیں اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ اگر آپ کعبہ معظمہ کا طواف کرنا چاہیں تو کریں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہو سکتا کہ میں بغیر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طواف کروں یہاں مسلمانوں نے کہا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے خوش نصیب ہیں جو کعبہ معظمہ پہنچے اور طواف سے مشرف ہوئے حضور نے فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ وہ بغیر ہمارے طواف نہ کریں گے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکہ مکرمہ کے ضعیف مسلمانوں کو حسب حکم فتح کی بشارت بھی پہنچائی پھر قریش نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو روک لیا یہاں یہ خبر مشہور ہو گئی کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید کر دیئے گئے اس پر مسلمانوں کو بہت جوش آیا اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ سے کفار کے مقابل جہاد میں ثابت رہنے پر بیعت لی یہ بیعت ایک بڑے خاردار درخت کے نیچے ہوئی جس کو عرب میں سمرہ کہتے ہیں حضور نے اپنا بایاں دست مبارک داہنے دستِ اقدس میں لیا اور فرمایا کہ یہ عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی بیعت ہے اور فرمایا یارب عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تیرے اور تیرے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے کام میں ہیں اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نورِ نبوت سے معلوم تھا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید نہیں ہوئے جبھی تو ان کی بیعت لی مشرکین اس بیعت کا حال سن کر خائف ہوئے اور انھوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیج دیا۔ حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن لوگوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی ان میں سے کوئی بھی دوزخ میں داخل نہ ہوگا (مسلم شریف) اور جس درخت کے نیچے بیعت کی گئی تھی اللہ تعالیٰ نے اس کو نابید کر دیا سال آئندہ صحابہ نے ہر چند تلاش کیا کسی کو اس کا پتہ بھی نہ چلا ف۴۵ صدق و اخلاص و وفا۔

وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۲۲﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ

حمایتی نہ پائیں گے نہ مددگار اللہ کا دستور ہے کہ پہلے سے چلا آتا ہے ف۵۶ اور ہرگز تم اللہ

لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾ وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ

کا دستور بدلتا نہ پاؤ گے اور وہی ہے جس نے ان کے ہاتھ ف۵۷ تم سے روک دیئے اور تمہارے

عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا

ہاتھ ان سے روک دیئے وادیٔ مکہ میں ف۵۸ بعد اس کے کہ تمہیں ان پر قابو دیدیا تھا اور اللہ تمہارے

تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ﴿۲۴﴾ هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ

کام دیکھتا ہے وہ ف۵۹ وہ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور تمہیں مسجد حرام سے ف۶۰ روکا

الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ۭ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ

اور قربانی کے جانور رُکے پڑے اپنی جگہ پہنچنے سے ف۶۱ اور اگر یہ نہ ہوتا کچھ مسلمان مرد

وَنِسَاۗءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَـــُٔوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ

اور کچھ مسلمان عورتیں ف۶۲ جن کی تمہیں خبر نہیں ف۶۳ کہیں تم انہیں روند ڈالو ف۶۴ تو تمہیں ان کی طرف سے بے جانی

بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا

میں کوئی مکروہ پہنچے تو ہم تمہیں ان کی قتال کی اجازت دیتے ان کا یہ بچاؤ اس لیے ہے کہ اللہ اپنی رحمت میں داخل

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۲۵﴾ اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ

کرے جسے چاہے کہ اگر وہ جدا ہو جاتے ف۶۵ تو ضرور ہم ان میں کے کافروں کو دردناک عذاب دیتے ف۶۶ جب کہ کافروں نے

قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰي

اپنے دلوں میں اڑ رکھی وہی زمانۂ جاہلیت کی اڑ ف۶۷ تو اللہ نے اپنا اطمینان اپنے رسول اور ایمان

رَسُوْلِهٖ وَعَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ

والوں پر اتارا ف۶۸ اور پرہیزگاری کا کلمہ ان پر لازم فرمایا ف۶۹ اور وہ اس کے زیادہ سزاوار

بِهَا وَاَهْلَهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۲۶﴾ لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ

اور اس کے اہل تھے ف۷۰ اور اللہ سب کچھ جانتا ہے ف۷۱ بیشک اللہ نے سچ کر دیا اپنے

ف۴۶ یعنی فتح خیبر کا جو حدیبیہ سے واپس ہو کر چھ ماہ بعد حاصل ہوئی ف۴۷ خیبر کی اور اہل خیبر کے اموال کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تقسیم فرمائے ف۴۸ اور تمہاری فتوحات ہوتی رہینگی

ف۴۹ کہ وہ خائف ہو کر تمہارے اہل و عیال کو ضرر نہ پہنچا سکے اس کا واقعہ یہ تھا کہ جب مسلمان جنگ خیبر کے لیے روانہ ہوئے تو اہل خیبر کے حلیف بنی اسد و غطفان نے چاہا کہ مدینہ طیبہ پر حملہ کر کے مسلمانوں کے اہل و عیال کو لوٹ لیں اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رعب ڈالا اور ان کے ہاتھ روک دیئے۔

ف۵۰ یہ غنیمت دنیا اور دشمنوں کے ہاتھ روک دینا۔

ف۵۱ اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا اور اس پر کام مفوض کرنے کی جس سے بصیرت و یقین زیادہ ہو۔ ف۵۲ فتح۔

ف۵۳ مراد اس سے یا مغانم فارس و روم ہیں یا خیبر جس کا اللہ تعالیٰ نے پہلے سے وعدہ فرمایا تھا اور مسلمانوں کو امید کامیابی تھی اللہ تعالیٰ نے انھیں فتح دی اور ایک قول یہ ہے کہ وہ فتح مکہ ہے اور ایک قول یہ ہے کہ وہ ہر فتح ہے جو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو عطا فرمائی۔

ف۵۴ یعنی اہل مکہ یا اہل خیبر کے حلفاء اسد و غطفان۔

ف۵۵ مغلوب ہوں گے اور انھیں ہزیمت ہوگی۔

ف۵۶ کہ وہ مومنین کی مدد فرماتا ہے اور کافروں کو مقہور کرتا ہے

ف۵۷ یعنی کفار کے۔

ف۵۸ روز فتح مکہ اور ایک قول یہ ہے کہ بطن مکہ سے حدیبیہ مراد ہے اور اس کے شان نزول میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اہل مکہ میں سے اسی ہتھیار بند جوان جبل تنعیم سے مسلمانوں پر حملہ کرنے کے ارادہ سے اترے مسلمانوں نے انھیں گرفتار کر کے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کیا حضور نے معاف فرمایا اور چھوڑ دیا۔

ف۵۹ کفار مکہ۔

ف۶۰ وہاں پہنچنے سے اور اس کا طواف کرنے سے۔

ف۶۱ یعنی مقام ذبح سے جو حرم میں ہے۔

ف۶۲ کہ مکہ مکرمہ میں ہیں۔

ف۶۳ تم انھیں پہچانتے نہیں۔

ف۶۴ کفار سے قتال کرنے میں۔

ف۶۵ یعنی مسلمان کافروں سے ممتاز ہو جاتے۔

ف۶۶ تمہارے ہاتھ سے قتل کرا کے اور تمہاری قید میں لا کر۔

ف۶۷ کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کے اصحاب کو کعبہ معظمہ سے روکا۔

ف۶۸ کہ انھوں نے سال آئندہ آنے پر صلح کی اگر وہ بھی کفار قریش کی طرح صد کرتے تو ضرور جنگ ہو جاتی ف۶۹ کلمۂ تقویٰ سے مراد لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے ف۷۰ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انھیں اپنے دین اور اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت سے مشرف فرمایا ف۷۱ کافروں کا حال بھی جانتا ہے مسلمانوں کا بھی کوئی چیز اس سے مخفی نہیں۔

رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ
رسول کا سچا خواب ف۲ بیشک تم ضرور مسجد حرام میں داخل ہوگے اگر اللہ چاہے
اٰمِنِيْنَ ۙ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ؕ فَعَلِمَ مَا لَمْ
امن وامان سے اپنے سروں کے ف۳ بال منڈاتے یا ف۴ ترشواتے بے خوف تو اس نے جانا جو
تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۲۷﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ
تمہیں معلوم نہیں ف۵ تو اس سے پہلے ف۶ ایک نزدیک آنیوالی فتح رکھی ف۷ وہی ہے جس نے اپنے
رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ؕ وَ
رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اُسے سب دینوں پر غالب کرے ف۸ اور
كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ؕ ﴿۲۸﴾ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ
اللہ کافی ہے گواہ ف۹ محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے ف۱۰ کافروں پر سخت
عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا
ہیں ف۸۱ اور آپس میں نرم دل ف۸۲ تو انہیں دیکھے گا رکوع کرتے سجدے میں گرتے ف۸۳
مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۫ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ
اللہ کا فضل و رضا چاہتے ان کی علامت ان کے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان سے ف۸۴
ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۚۖ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۛۚ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ
یہ ان کی صفت توریت میں ہے اور ان کی صفت انجیل میں ف۸۵ جیسے ایک کھیتی اس
شَطْئَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ
نے اپنا پٹھا نکالا پھر اُسے طاقت دی پھر دبیز ہوئی پھر اپنی ساق پر سیدھی کھڑی ہوئی کسانوں
لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
کو بھلی لگتی ہے ف۸۶ تاکہ ان سے کافروں کے دل جلیں اللہ نے وعدہ کیا ان سے جو ان میں ایمان اور اچھے
مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾ ع
کاموں والے ہیں ف۸۷ بخشش اور بڑے ثواب کا

منزل

ف۲ شانِ نزول رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیبیہ کا قصد فرمانے سے قبل مدینہ طیبہ میں خواب دیکھا تھا کہ آپ مع اصحاب کے مکہ معظمہ میں بامن داخل ہوئے اور اصحاب نے سر کے بال منڈائے بعض نے ترشوائے یہ خواب آپ نے اپنے اصحاب سے بیان فرمایا تو انھیں خوشی ہوئی اور انھوں نے خیال کیا کہ اسی سال وہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوں گے جب مسلمان حدیبیہ سے بعد صلح کے واپس ہوئے اور اس سال مکہ مکرمہ میں داخلہ نہ ہوا تو منافقین نے تمسخر کیا طعن کیے اور کہا کہ وہ خواب کیا ہوا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور اس خواب کے مضمون کی تصدیق فرمائی کہ ضرور ایسا ہوگا۔ چنانچہ اگلے سال ایسا ہی ہوا اور مسلمان اگلے سال بڑے شان و شکوہ کے ساتھ مکہ مکرمہ میں فاتحانہ داخل ہوئے۔

ف۳ تمام۔

ف۴ تھوڑے سے۔

ف۵ یعنی یہ کہ تمہارا داخل ہونا اگلے سال ہے اور تم اسی سال سمجھے تھے اور تمہارے لیے یہ تاخیر بہتر تھی کہ اس کے باعث وہاں کے ضعیف مسلمان پامال ہونے سے بچ گئے

ف۶ یعنی دخول حرم سے قبل۔

ف۷ فتح خیبر کہ فتح موعود کے حاصل ہونے تک مسلمانوں کے دل اس سے راحت پائیں اس کے بعد جب اگلا سال آیا تو اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کی خواب کا جلوہ دکھلایا اور واقعات اس کے مطابق رونما ہوئے، چنانچہ ارشاد فرماتا ہے۔

ف۸ خواہ وہ مشرکین کے دین ہوں یا اہل کتاب کے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ نعمت عطا فرمائی اور اسلام کو تمام ادیان پر غالب فرما دیا۔

ف۹ اپنے حبیب محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت پر جیسا کہ فرماتا ہے۔

ف۱۰ یعنی ان کے اصحاب۔

ف۸۱ جیسا کہ شیر شکار پر اور صحابہ کا تشدد کفار کے ساتھ اس حد پر تھا کہ وہ لحاظ رکھتے تھے کہ ان کا بدن کسی کافر کے بدن سے نہ چھو جائے اور ان کے کپڑے سے کسی کافر کا کپڑا نہ لگنے پائے (مدارک)

ف۸۲ ایک دوسرے سے محبت و مہربانی کرنے والے ایسی کہ جیسے باپ بیٹے میں ہو اور یہ محبت اس حد تک پہنچ گئی کہ جب ایک مؤمن دوسرے کو دیکھے تو فرط محبت سے مصافحہ و معانقہ کرے۔

ف۸۳ کثرت سے نمازیں پڑھتے نمازوں پر مداومت کرتے

ف۸۴ اور یہ علامت وہ نور ہے جو روز قیامت انکے چہروں سے تاباں ہوگا اس سے پہچانے جائیں گے کہ انھوں نے دُنیا میں اللہ تعالیٰ کے لیے بہت سجدے کیے ہیں۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کے چہروں میں سجدہ کا مقام ماہِ شب چہاردہم کی طرح چمکتا دمکتا ہوگا عطاء کا قول ہے کہ شب کی دراز نمازوں سے ان کے چہروں پر نور نمایاں ہوتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ جو رات کو نماز کی کثرت کرتا ہے صبح کو اس کا چہرہ خوبصورت ہو جاتا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ گرد کا نشان بھی سجدہ کی علامت ہے ف۸۵ یہ مذکور ہے کہ ف۸۶ یہ مثال ابتدائے اسلام اور اس کی ترقی کی بیان فرمائی گئی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تنہا اُٹھے پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو آپ کے مخلصین اصحاب سے تقویت دی قتادہ نے کہا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کی مثال انجیل میں یہ لکھی ہے کہ ایک قوم کھیتی کی طرح پیدا ہوگی وہ نیکیوں کا حکم کریں گے بدیوں سے منع کریں گے کہا گیا ہے کہ کھیتی حضور ہیں اور اس کی شاخیں اصحاب اور مؤمنین ف۸۷ صحابہ سب کے سب صاحب ایمان و عمل صالح ہیں اس لیے یہ وعدہ سبھی سے ہے۔

سُوْرَةُ الْحُجُرٰتِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانِيْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ عَشْرُ اٰيَاتٍ وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ حجرات مدنی ہے اس میں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱ اٹھارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا

اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو ۲ اور اللہ سے

اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۱ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ

ڈرو بے شک اللہ سنتا جانتا ہے اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب

فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ

بتانے والے (نبی) کی آواز سے ۳ اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو، جیسے آپس میں ایک

اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝۲ اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ

دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو ۴ بیشک وہ جو اپنی آوازیں

اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ

پست کرتے ہیں رسول اللہ کے پاس ۵ وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیزگاری کے لیے پرکھ

لِلتَّقْوٰى ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝۳ اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ

لیا ہے ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے بے شک وہ جو تمہیں حجروں کے باہر

وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝۴ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ

سے پکارتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں ۶ اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ تم آپ

اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۵ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا

ان کے پاس تشریف لاتے ۷ تو یہ ان کے لیے بہتر تھا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۸ اے ایمان والو

اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْۤا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ

اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کر لو ۹ کہ کہیں کسی قوم کو بے جانے ایذا نہ دے بیٹھو

فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ۝۶ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ

پھر اپنے کیے پر پچھتاتے رہ جاؤ اور جان کہ تم میں اللہ کے رسول ہیں۔

واسورۂ حجرات مدنیہ ہے اس میں دو رکوع اٹھارہ آیتیں تین سو تینتالیس کلمے اور ایک ہزار چار سو چھپیتر حرف ہیں ۲ یعنی تمہیں لازم ہے کہ اصلاً تم سے تقدیم واقع نہ ہو نہ قول میں نہ فعل میں کہ تقدم کرنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ادب و احترام کے خلاف ہے بارگاہِ رسالت میں نیاز مندی و آداب لازم ہیں شانِ نزول چند شخصوں نے عید اضحیٰ کے دن سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے قربانی کر لی تو ان کو حکم دیا گیا کہ دوبارہ قربانی کریں اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ بعضے لوگ رمضان سے ایک روز پہلے ہی روزہ رکھنا شروع کر دیتے تھے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور حکم دیا گیا کہ روزہ رکھنے میں اپنے نبی سے تقدم نہ کرو (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ۳ یعنی جب حضورؐ میں کچھ عرض کرو تو آہستہ پست آواز سے عرض کر دیا دربارِ رسالت کا ادب و احترام ہے۔

۴ اس آیت میں حضورؐ کا اجلال و اکرام و ادب و احترام تعلیم فرمایا گیا اور حکم دیا گیا کہ ندا کرنے میں ادب کا پورا لحاظ رکھیں جیسے آپس میں ایک دوسرے کا نام لے کر پکارتے ہیں اس طرح نہ پکاریں بلکہ کلماتِ ادب و تعظیم و توصیف و تکریم و القابِ عظمت کے ساتھ عرض کرو جو عرض کرنا ہو کہ ترکِ ادب سے نیکیوں کے برباد ہونے کا اندیشہ ہے شانِ نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ یہ آیت ثابت بن قیس بن شماس کے حق میں نازل ہوئی انھیں ثقل سماعت تھا اور آواز ان کی اونچی تھی بات کرنے میں آواز بلند ہو جایا کرتی تھی جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت ثابت اپنے گھر میں بیٹھ رہے اور کہنے لگے کہ میں اہلِ نار سے ہوں حضورؐ نے حضرت سعد سے ان کا حال دریافت فرمایا انھوں نے عرض کیا کہ وہ میرے پڑوسی ہیں اور میرے علم میں انھیں کوئی بیماری تو نہیں ہوئی پھر آکر حضرت ثابت سے اس کا ذکر کیا ثابت نے کہا کہ یہ آیت نازل ہوئی اور تم جانتے ہو کہ میں تم سب سے زیادہ بلند آواز ہوں تو میں جہنمی ہو گیا حضرت سعد نے یہ حال خدمتِ اقدس میں عرض کیا تو حضورؐ نے فرمایا کہ وہ اہلِ جنت سے ہیں۔

۵ براہِ ادب و تعظیم شانِ نزول آیہ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ کے نازل ہونے کے بعد حضرت ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور بعض اور صحابہ نے بہت احتیاط لازم کر لی اور خدمتِ اقدس میں بہت ہی پست آواز سے عرض معروض کرتے ان حضرات کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔

۶ شانِ نزول یہ آیت وفد بنی تمیم کے حق میں نازل ہوئی کہ رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں دوپہر کے وقت پہنچے جبکہ حضور آرام فرما رہے تھے ان لوگوں نے حجروں کے باہر سے حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پکارنا شروع کیا حضور تشریف لے آئے ان لوگوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور اجلالِ شانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بیان فرمایا گیا کہ بارگاہِ اقدس میں اس طرح پکارنا جہل و بے عقلی ہے اور ان لوگوں کو ادب کی تلقین کی گئی ۷ اس وقت وہ عرض کرتے جو انھیں عرض کرنا تھا یہ ادب ان پر لازم تھا اس کو بجا لاتے ۸ ان میں سے ان کیلئے جو توبہ کریں ۹ کہ صحیح ہے یا غلط

شانِ نزول یہ آیت ولید بن عقبہ کے حق میں نازل ہوئی کہ رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو بنی مصطلق سے صدقات وصول کرنے بھیجا تھا اور زمانہ جاہلیت میں ان کے اور ان کے درمیان عداوت تھی جب ولید ان کے دیار کے قریب پہنچے اور انھیں خبر ہوئی تو اس خیال سے کہ وہ رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے ہیں بہت سے لوگ تعظیماً ان کے استقبال کے واسطے آئے ولید نے گمان کیا کہ یہ پرانی عداوت سے مجھے قتل کرنے آئے ہیں یہ خیال کر کے ولید واپس ہو گئے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کر دیا کہ حضور ان لوگوں نے صدقہ کو منع کر دیا اور میرے قتل کے درپے ہو گئے حضورؐ نے خالد بن ولید کو تحقیقِ حال کے لیے بھیجا حضرت خالد نے دیکھا کہ وہ لوگ اذانیں کہتے ہیں نماز پڑھتے ہیں اور ان لوگوں نے صدقات پیش کر دیئے حضرت خالد یہ صدقات لے کر خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور واقعہ عرض کیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی بعض مفسرین نے کہا

لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ
بہت معاملوں میں اگر یہ تمہاری خوشی کریں ف۱۱ تو تم ضرور مشقت میں پڑو لیکن اللہ نے تمہیں
الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ؕ
ایمان پیارا کر دیا ہے اور اسے تمہارے دلوں میں آراستہ کر دیا اور کفر اور حکم عدولی اور نافرمانی تمہیں ناگوار
اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۙ۝ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ
کر دی ایسے ہی لوگ راہ پر ہیں ف۱۲ اللہ کا فضل اور احسان اور اللہ علم و حکمت والا
حَكِيْمٌ ۝ وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا
ہے اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کراؤ
بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ
ف۱۳ پھر اگر ایک دوسرے پر زیادتی کرے ف۱۴ تو اس زیادتی والے سے لڑو یہاں تک
حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَ
کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے پھر اگر پلٹ آئے تو انصاف کے ساتھ ان میں اصلاح
اَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ
کر دو اور عدل کرو بے شک عدل والے اللہ کو پیارے ہیں مسلمان مسلمان بھائی ہیں ف۱۵ تو
فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا
اپنے دو بھائیوں میں صلح کرو ف۱۶ اور اللہ سے ڈرو کہ تم پر رحمت ہو ف۱۷ اے
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا
ایمان والو نہ مرد مردوں سے ہنسیں ف۱۸ عجب نہیں کہ وہ ان سے ہنسنے والوں سے بہتر
مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا
ہوں ف۱۹ اور نہ عورتیں عورتوں سے دور نہیں کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں ف۲۰ اور
تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ
آپس میں طعنہ نہ کرو ف۲۱ اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو ف۲۲ کیا ہی برا نام ہے مسلمان ہو کر

کہ یہ آیت عام ہے اس بیان میں نازل ہوئی ہے کہ فاسق کے قول پر اعتماد نہ کیا جائے مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ ایک شخص اگر عادل ہو تو اس کی خبر معتبر ہے ف۱۰ اگر تم جھوٹ بولو گے تو اللہ تعالیٰ کے خبردار کرنے سے وہ تمہارا افشار حال کر کے تمہیں رسوا کر دیں گے ف۱۱ اور تمہاری رائے کے مطابق حکم دے دیں ف۱۲ کہ طریق حق پر قائم رہے ف۱۳ شان نزول نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دراز گوش پر سوار تشریف لے جاتے تھے انصار کی مجلس پر گزر ہوا وہاں تھوڑا سا توقف فرمایا اس جگہ دراز گوش نے پیشاب کیا تو ابن اُبی نے ناک بند کر لی حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور کے دراز گوش کا پیشاب تیرے مشک سے بہتر خوشبو رکھتا ہے حضور تو تشریف لے گئے ان دونوں میں بات بڑھ گئی اور ان دونوں کی قومیں آپس میں لڑ گئیں اور ہاتھا پائی تک نوبت پہنچی تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واپس تشریف لائے اور ان میں صلح کرا دی اس معاملہ میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ف۱۴ ظلم کرے اور صلح سے منکر ہو جائے مسئلہ باغی گروہ کا یہی حکم ہے کہ اس سے قتال کیا جائے یہاں تک کہ وہ جنگ سے باز آئے۔

ف۱۵ کہ آپس میں دینی رابطہ اور اسلامی محبت کے ساتھ مربوط ہیں یہ رشتہ تمام دنیوی رشتوں سے قوی تر ہے۔

ف۱۶ جب کبھی ان میں نزاع واقع ہو ف۱۷ کیونکہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور پرہیزگاری اختیار کرنا مومنین کی باہمی محبت و مودت کا سبب ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت اس پر ہوتی ہے۔

ف۱۸ شان نزول اس آیت کا نزول کئی واقعوں میں ہوا پہلا واقعہ یہ ہے کہ ثابت بن قیس بن شماس کو ثقل سماعت تھا جب وہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلس شریف میں حاضر ہوتے تو صحابہ انہیں آگے بٹھاتے اور ان کے لیے جگہ خالی کر دیتے تاکہ وہ حضور کے قریب حاضر ہو کر کلام مبارک سن سکیں ایک روز انہیں حاضری میں دیر ہو گئی اور مجلس شریف خوب بھر گئی اس وقت ثابت آتے اور قاعدہ یہ تھا کہ جو شخص ایسے وقت آتا اور مجلس میں جگہ نہ پاتا تو جہاں ہوتا کھڑا رہتا ثابت آئے تو وہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قریب بیٹھنے کے لیے لوگوں کو ہٹاتے ہوئے یہ کہتے چلے گئے کہ جگہ دو جگہ یہاں تک کہ وہ حضور کے قریب پہنچ گئے اور ان کے اور حضور کے درمیان میں صرف ایک شخص رہ گیا انہوں نے اس سے بھی کہا کہ جگہ دو اس نے کہا تمہیں جگہ مل گئی بیٹھ جاؤ ثابت غصہ میں آ کر اس کے پیچھے بیٹھ گئے اور جب دن خوب روشن ہوا تو ثابت نے اس کا جسم دبا کر کہا کہ کون اس نے کہا کہ میں فلاں شخص ہوں ثابت نے اس کی ماں کا نام لیکر کہا کہ فلانی کا لڑکا اس پر اس شخص نے شرم سے سر جھکا لیا اور اس زمانہ میں ایسا کلمہ عار دلانے کے لیے کہا جاتا تھا اس پر یہ آیت نازل ہوئی دوسرا واقعہ ضحاک نے بیان کیا کہ یہ آیت بنی تمیم کے حق میں نازل ہوئی جو حضرت عمار و خباب و بلال و صہیب و سلمان و سالم وغیرہ غریب صحابہ کی غربت دیکھ کر ان کے ساتھ تمسخر کرتے تھے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ مرد مردوں سے نہ ہنسیں یعنی مالدار غریبوں کی ہنسی نہ بنائیں نہ عالی نسب غیری ذی نسب کی اور نہ تندرست اپاہج کی بینا اس کی جس کی آنکھ میں عیب ہو ف۱۹ صدق و اخلاص میں ف۲۰ شان نزول یہ آیت ام المومنین حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حق میں نازل ہوئی انہیں معلوم ہوا تھا کہ ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں یہودی کی لڑکی کہا اس پر انہیں رنج ہوا اور روئیں اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شکایت کی تو حضور نے فرمایا کہ تم نبی زادی اور نبی کی بی بی ہو اور تم پر وہ کیا فخر کرتی ہیں اور حضرت حفصہ سے فرمایا اے حفصہ خدا سے ڈرو (الترمذی وقال حسن صحیح غریب) ف۲۱ ایک دوسرے پر عیب نہ لگاؤ اگر ایک مومن نے دوسرے مومن پر عیب لگایا تو گویا اپنے ہی آپ کو عیب لگایا ف۲۲ جو انہیں ناگوار معلوم ہوں مسائل حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اگر کسی آدمی نے کسی برائی سے توبہ کر لی ہو اس کو بعد توبہ اس برائی سے عار دلانا بھی اس نہی میں داخل اور ممنوع ہے بعض علماء نے فرمایا کہ کسی مسلمان کو کتا یا گدھا یا سور کہنا

بھی اسی میں داخل ہے بعض عُلماء نے فرمایا کہ اس سے وہ القاب مراد ہیں جن سے مسلمان کی برائی نکلتی ہو اور اس کو ناگوار ہو لیکن تعریف کے القاب جو سچے ہوں ممنوع نہیں جیسے کہ حضرت ابوبکر کا لقب عتیق اور حضرت عمر کا فاروق اور حضرت عثمان کا ذوالنورین اور حضرت علی کا ابوتراب اور حضرت خالد کا سیف اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور جو القاب بمنزلہ علم ہو گئے اور صاحب القاب کو ناگوار نہیں وہ القاب بھی ممنوع نہیں جیسے کہ اعرج ف۲۳ تو اے مسلمانوں کسی مسلمان کی ہنسی بنا کر یا اس کو عیب لگا کر یا اس کا نام بگاڑ کر اپنے آپ کو فاسق نہ کہلاؤ ف۲۴ کیونکہ ہر گمان صحیح نہیں ہوتا ف۲۵ مسئلہ مومن صالح کے ساتھ بُرا گمان ممنوع ہے اسی طرح اس کا کوئی کلام سُن کر فاسد معنی مراد لینا باوجود یکہ اس کے دوسرے صحیح معنی موجود ہوں اور مسلمان کا حال ان کے موافق ہو یہ بھی گمانِ بد میں داخل ہے سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا گمان دو طرح کا ہے ایک وہ کہ دل میں آئے اور زبان سے بھی کہہ دیا جائے یہ مسلمان پر بدی کے ساتھ ہے گناہ ہے دوسرا یہ کہ دل میں آئے اور زبان سے نہ کہا جائے یہ اگرچہ گناہ نہیں مگر اس سے بھی دل خالی کرنا ضرور ہے مسئلہ گمان کی کئی قسمیں ہیں ایک واجب ہے وہ اللہ کے ساتھ اچھا گمان رکھنا ایک مستحب وہ مؤمن صالح کے ساتھ نیک گمان ایک ممنوع حرام وہ اللہ عزوجل کے ساتھ بُرا گمان کرنا اور مؤمن کے ساتھ بُرا گمان کرنا ایک جائز وہ فاسق ملعن کے ساتھ ایسا گمان کرنا جیسے افعال اس ظہور میں آتے ہوں ف۲۶ یعنی مسلمانوں کی عیب جوئی نہ کرو ان کے پیچھے حال کی جستجو میں نہ رہو جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی ستاری سے چھپایا حدیث شریف میں ہے گمان سے بچو گمان بڑی جھوٹی بات ہے اور مسلمانوں کی عیب جوئی نہ کرو ان کے ساتھ حرص و حسد بغض و بے مروتی نہ کرو اے اللہ تعالیٰ کے بندو بھائی بنے رہو جیسا کہ تمہیں حکم دیا گیا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اس پر ظلم نہ کرے اس کو رسوا نہ کرے اس کی تحقیر نہ کرے تقویٰ یہاں ہے، تقویٰ یہاں ہے تقویٰ یہاں ہے! (اور یہاں کے لفظ سے اپنے سینے کی طرف اشارہ فرمایا) آدمی کے لیے یہ بُرائی بہت ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر دیکھے ہر مسلمان مسلمان پر حرام ہے اُس کا خون بھی اس کی آبرو بھی اس کا مال بھی اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں اور صورتوں اور عملوں پر نظر نہیں فرماتا لیکن تمہارے دلوں پر نظر فرماتا ہے (بخاری و مسلم) حدیث جو بندہ دُنیا میں دوسرے کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ ف۲۷ حدیث شریف میں ہے کہ غیبت یہ ہے کہ مسلمان بھائی کے پیٹھ پیچھے ایسی بات کہی جائے جو اُسے ناگوار گزرے اگر وہ بات سچی ہے تو غیبت ہے۔ ورنہ بہتان۔ ف۲۸ تو مسلمان بھائی کی غیبت بھی گوارا نہ ہونی چاہیے کیونکہ اس کو پیٹھ کے پیچھے بُرا کہنا اس کے مرنے کے بعد اس کا گوشت کھانے کے مثل ہے کیونکہ جس طرح کسی کا گوشت کاٹنے سے اس کو ایذا ہوتی ہے اسی طرح اس کو بدگوئی سے قلبی تکلیف ہوتی ہے اور درحقیقت آبرو گوشت سے زیادہ پیاری ہے شانِ نزول سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جہاد کے لیے روانہ ہوتے اور سفر فرماتے تو ہر دو مالداروں کے ساتھ ایک غریب مسلمان کو کر دیتے کہ وہ غریب ان کی خدمت کرے وہ اسے کھلائیں پلائیں ہر ایک کا کام چلے اسی طرح حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ دو آدمیوں کے ساتھ کیے گئے تھے ایک روز وہ سو گئے اور کھانا تیار نہ کر سکے تو ان دونوں نے انھیں کھانا طلب کرنے کے لیے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا حضور کے خادمِ مطبخ حضرت اُسامہ تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پاس کچھ رہا نہ تھا انھوں نے فرمایا کہ میرے پاس کچھ نہیں حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہی آکر کہہ دیا تو ان دونوں رفیقوں نے کہا کہ اُسامہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے بخل کیا جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے فرمایا میں تمہارے مُنہ میں گوشت کی رنگت دیکھتا ہوں انھوں نے عرض کیا ہم نے گوشت کھایا ہی نہیں فرمایا تم نے غیبت کی اور جو مسلمان کی غیبت کرے اس نے مُسلمان کا گوشت کھایا مسئلہ غیبت بالاتفاق کبائر میں سے ہے غیبت کرنے والے کو توبہ لازم ہے ایک حدیث میں یہ ہے کہ غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ جس کی غیبت کی ہے اس کے لیے دُعائے مغفرت کرے۔

بَعْدَ الْاِیْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۱﴾ یٰۤاَیُّهَا

فاسق کہلانا ف۲۳ اور جو توبہ نہ کریں تو وہی ظالم ہیں اے

الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ

ایمان والو بہت گمانوں سے بچو ف۲۴ بیشک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے ف۲۵

وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ

اور عیب نہ ڈھونڈھو ف۲۶ اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو ف۲۷ کیا تم میں کوئی پسند رکھے گا کہ

یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ

اپنے مرے بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمہیں گوارا نہ ہوگا ف۲۸ اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ بہت توبہ

رَّحِیْمٌ ﴿۱۲﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ

قبول کرنے والا مہربان ہے۔ اے لوگو ہم نے تمہیں ایک مرد ف۲۹ اور ایک عورت ف۳۰ سے پیدا کیا ف۳۱

شُعُوْبًا وَّقَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو ف۳۲ بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں

عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ﴿۱۳﴾ قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْۤا

زیادہ پرہیزگار ہے ف۳۳ بیشک اللہ جاننے والا خبردار ہے۔ گنوار بولے ہم ایمان لائے ف۳۴ تم فرماؤ تم ایمان تو نہ لائے

اَسْلَمْنَا وَلَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاِنْ تُطِیْعُوا اللّٰهَ وَ

ف۳۵ ہاں یوں کہو کہ ہم مطیع ہوئے ف۳۶ اور ابھی ایمان تمہارے دلوں میں کہاں داخل ہوا ف۳۷ اور اگر تم اللہ اور

رَسُوْلَهٗ لَا یَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَیْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَا

اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو گے ف۳۸ تو تمہارے کسی عمل کا تمہیں نقصان نہ دیگا ف۳۹ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا

ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر شک نہ کیا ف۴۰ اور اپنی جان اور

بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ﴿۱۵﴾

مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا وہی سچے ہیں ف۴۱

مسئلہ فاسق معلن کے عیب کا بیان غیبت نہیں حدیث شریف میں ہے کہ فاجر کے عیب بیان کرو کہ لوگ اس سے بچیں مسئلہ حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تین شخصوں کی حرمت نہیں ایک صاحب ہوا (بدمذہب) دوسرا فاسق معلن تیسرا بادشاہ ظالم یعنی ان کے عیوب بیان کرنا غیبت نہیں ف۳۰ حضرت آدم علیہ السلام ف۳۱ حضرت حوا ف۳۲ نسب کے اس انتہائی درجہ پر جا کر تم سب کے سب مل جاتے ہو تو نسب میں تفاخر اور تفاضل کی کوئی وجہ نہیں سب برابر ہوا ایک جدِّ اعلیٰ کی اولاد ف۳۳ اور ایک دوسرے کا نسب جانے اور کوئی اپنے باپ دادا کے سوا دوسرے کی طرف اپنی نسبت نہ کرے نہ یہ کہ نسب پر فخر کرے اور دوسروں کی تحقیر کرے اسکے بعد اس چیز کا بیان فرمایا جاتا ہے جو انسان کے لیے شرافت و فضیلت کا سبب اور جس سے اس کو بارگاہِ الٰہی میں عزت حاصل ہوتی ہے۔

قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِیْنِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی

تم فرماؤ کیا تم اللہ کو اپنا دین بتاتے ہو اور اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین

الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۱۶﴾ یَمُنُّوْنَ عَلَیْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ؕ

میں ہے ف۴۲ اور اللہ سب کچھ جانتا ہے ف۴۳ اے محبوب وہ تم پر احسان جتاتے ہیں کہ

قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَیَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ یَمُنُّ عَلَیْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ

مسلمان ہوگئے تم فرماؤ اپنے اسلام کا احسان مجھ پر نہ رکھو بلکہ اللہ تم پر احسان رکھتا ہے کہ اس نے

لِلْاِیْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۱۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ

تمہیں اسلام کی ہدایت کی اگر تم سچے ہو ف۴۴ بیشک اللہ جانتا ہے آسمانوں اور زمین

وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾ ع

کے سب غیب اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے ف۴۵

سُوْرَةُ قٓ مَكِّیَّةٌ وَّهِیَ خَمْسٌ وَّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَرْبَعُوْنَ اٰیَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ ق مکی ہے اور اس میں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۴۶ چھیالیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ ۚ﴿۱﴾ بَلْ عَجِبُوْۤا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ

عزت والے قرآن کی قسم ف۱ بلکہ انھیں اس کا اچنبا ہوا کہ ان کے پاس انھی میں کا ایک ڈر

فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَیْءٌ عَجِیْبٌ ۚ﴿۲﴾ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ

سنانے والا تشریف لایا ف۲ تو کافر بولے یہ تو عجیب بات ہے کیا جب ہم مرجائیں اور مٹی ہوجائیں گے

ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِیْدٌ ﴿۳﴾ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَ

پھر جئیں گے یہ پلٹنا دور ہے ف۴ ہم جانتے ہیں جو کچھ زمین ان میں سے گھٹاتی ہے ف۵ اور ہمارے

عِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِیْظٌ ﴿۴﴾ بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ فِیْۤ

پاس ایک یاد رکھنے والی کتاب ہے ف۶ بلکہ انھوں نے حق کو جھٹلایا ف۷ جب وہ ان کے پاس آیا تو وہ ایک مضطرب

اَمْرٍ مَّرِیْجٍ ﴿۵﴾ اَفَلَمْ یَنْظُرُوْۤا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَیْفَ بَنَیْنٰهَا وَزَیَّنّٰهَا

بے ثبات بات میں ہیں ف۸ تو کیا انھوں نے اپنے اوپر آسمان کو نہ دیکھا ف۹ ہم نے اسے کیسا بنایا ف۱۰ اور سنوارا ف۱۱

ف۳۴ شانِ نزول یہ آیت بنی اسد بن خزیمہ کی ایک جماعت کے حق میں نازل ہوئی جو خشک سالی کے زمانہ میں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انھوں نے اسلام کا اظہار کیا اور حقیقت میں وہ ایمان نہ رکھتے تھے ان لوگوں نے مدینہ کے رستہ میں گندگیاں کیں اور وہاں کے بھاؤ گراں کر دیئے صبح و شام رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر اپنے اسلام لانے کا احسان جتاتے اور کہتے ہمیں کچھ دیجیے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی ف۳۵ صدقِ دل سے ف۳۶ ظاہر میں۔

ف۳۷ مسئلہ محض زبانی اقرار جس کے ساتھ قلبی تصدیق نہ ہو معتبر نہیں اس سے آدمی مؤمن نہیں ہوتا اطاعت و فرمانبرداری اسلام کے لغوی معنی ہیں اور شرعی معنی میں اسلام اور ایمان ایک ہیں کوئی فرق نہیں ف۳۸ ظاہراً و باطناً صدق و اخلاص کے ساتھ نفاق کو چھوڑ کر ف۳۹ تمہاری نیکیوں کا ثواب کم نہ کرے گا ف۴۰ اپنے دین و ایمان میں۔

ف۴۱ ایمان کے دعوٰی میں شانِ نزول جب یہ دونوں آیتیں نازل ہوئیں تو اعراب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انھوں نے قسمیں کھائیں کہ ہم مؤمن مخلص ہیں اس پر اگلی آیت نازل ہوئی اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطاب فرمایا گیا۔

ف۴۲ اس سے کچھ مخفی نہیں ف۴۳ مومن کا ایمان بھی اور منافق کا نفاق بھی تمہارے بتانے اور خبر دینے کی حاجت نہیں ف۴۴ اپنے دعوے میں ف۴۵ اس سے تمہارا کوئی حال چھپا نہیں نہ ظاہر نہ مخفی۔

سورۂ قٓ مکیہ ہے اس میں تین رکوع پینتالیس آیتیں تین سو ستاون کلمے اور ایک ہزار چار سو چورانوے حرف ہیں ف۱ ہم جانتے ہیں کہ کفارِ مکہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لائے ف۲ جس کی عدالت و امانت اور صدق و راست بازی کو وہ خوب جانتے ہیں اور یہ بھی ان کے دل نشین ہے کہ ایسے صفات کا شخص سچا ناصح ہوتا ہے باوجود اس کے ان کا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت اور حضور کے انذار سے تعجب و انکار کرنا قابلِ حیرت ہے ف۳ ان کی اس بات کے ردّ و جواب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ف۵ یعنی ان کے جسم کے جو حصے گوشت خون ہڈیاں وغیرہ زمین کھا جاتی ہے ان میں سے کوئی چیز ہم سے چھپی نہیں تو ہم ان کو ویسے ہی زندہ کرنے پر قادر ہیں جیسے کہ وہ پہلے تھے ف۶ جس میں ان کے اسماء اعداد اور جو کچھ ان میں سے زمین نے کھایا سب ثابت و مکتوب و محفوظ ہے ف۷ بغیر سوچے سمجھے اور حق سے مرا دیا نبوت سے جس کے ساتھ معجزات باہرات ہیں یا قرآن مجید ف۸ تو کبھی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شاعر کبھی ساحر کبھی کاہن اور اسی طرح قرآن پاک کو شعر و سحر و کہانت کہتے ہیں کسی ایک بات پر قرار نہیں ف۹ چشم بینا و نظر اعتبار سے کہ اس کی آفرینش میں ہماری قدرت کے آثار نمایاں ہیں ف۱۰ بغیر ستونوں کے بلند کیا ف۱۱ کواکب کے روشن اجرام سے۔

وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ۝۶ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ

اور اس میں کہیں رخنہ نہیں ف۱۲ اور زمین کو ہم نے پھیلایا ف۱۳ اور اس میں لنگر ڈالے ف۱۴

وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۝۷ تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ

اور اس میں ہر بارونق جوڑا اُگایا سوجھ اور سمجھ ف۱۵ ہر رجوع

عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۝۸ وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ

والے بندے کے لیے ف۱۶ اور ہم نے آسمان سے برکت والا پانی اتارا ف۱۷ تو اس سے باغ اُگائے

وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ۝۹ وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ۝۱۰ رِّزْقًا

اور اناج کہ کاٹا جاتا ہے ف۱۸ اور کھجور کے لمبے درخت جن کا پکا گابھا بندوں کی

لِّلْعِبَادِ ۙ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ؕ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ۝۱۱ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ

روزی کے لیے اور ہم نے اس ف۱۹ سے مُردہ شہر جلایا ف۲۰ یونہی قبروں سے تمہارا نکلنا ہے ف۲۱ ان سے پہلے

قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ۝۱۲ وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ

جھٹلایا ف۲۲ نوح کی قوم اور رس والوں ف۲۳ اور ثمود اور عاد اور فرعون اور لوط

لُوْطٍ ۝۱۳ وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ؕ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ

کے ہم قوموں اور بن والوں اور تبّع کی قوم نے ف۲۴ ان میں ہر ایک نے رسولوں کو جھٹلایا تو

وَعِيْدِ ۝۱۴ اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ؕ بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ

میرے عذاب کا وعدہ ثابت ہو گیا ف۲۵ تو کیا ہم پہلی بار بنا کر تھک گئے ف۲۶ بلکہ وہ نئے بننے سے ف۲۷ شبہ میں

جَدِيْدٍ ۝۱۵ ع وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚ

ہیں اور بے شک ہم نے آدمی کو پیدا کیا اور ہم جانتے ہیں جو وسوسہ اس کا نفس ڈالتا ہے ف۲۸

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ۝۱۶ اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ

اور ہم دل کی رگ سے بھی اس سے زیادہ نزدیک ہیں ف۲۹ جب اس سے لیتے ہیں دو لینے

عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ۝۱۷ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا

والے ف۳۰ ایک داہنے بیٹھا اور ایک بائیں ف۳۱ کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ اس کے پاس

ف۱۲ کوئی عیب و قصور نہیں ف۱۳ پانی تک ف۱۴ پہاڑوں کے کہ قائم رہے ف۱۵ کہ اس سے بینائی و نصیحت حاصل ہو ف۱۶ جو اللہ تعالیٰ کے بدائع صنعت و عجائب خلقت میں نظر کر کے اس کی طرف رجوع ہو۔

ف۱۷ یعنی بارش جس سے ہر چیز کی زندگی اور بہت خیر و برکت ہے

ف۱۸ طرح طرح کا گیہوں جو چنا وغیرہ ف۱۹ بارش کے پانی

ف۲۰ جس کے نباتات خشک ہو چکے تھے پھر اس کو سبزہ زار کر دیا

ف۲۱ تو اللہ تعالیٰ کی قدرت کے آثار دیکھ کر مرنے کے بعد پھر زندہ ہونے کا کیوں انکار کرتے ہو ف۲۲ رسولوں کو۔

ف۲۳ رس ایک کنواں ہے جہاں یہ لوگ مع اپنے مویشی کے مقیم تھے اور بتوں کو پوجتے تھے یہ کنواں زمین میں دھنس گیا اور اس کے قریب کی زمین بھی یہ لوگ اور انکے اموال اس کے ساتھ دھنس گئے۔

ف۲۴ ان سب کے تذکرے سورۂ فرقان و حجر و دخان میں گزر چکے ہیں۔

ف۲۵ اس میں قریش کو تہدید اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسلی ہے کہ آپ قریش کے کفر سے تنگ دل نہ ہوں ہم ہمیشہ رسولوں کی مدد فرماتے اور ان کے دشمنوں پر عذاب کرتے رہے ہیں اس کے بعد منکرین بعث کے آثار کا جواب ارشاد ہوتا ہے۔

ف۲۶ جو دوبارہ پیدا کرنا ہمیں دشوار ہو اس میں منکرین بعث کے کمال جہل کا اظہار ہے کہ باوجود اس اقرار کے کہ خلق اللہ تعالیٰ نے پیدا کی اس کے دوبارہ پیدا کرنے کو محال اور مستبعد سمجھتے ہیں۔

ف۲۷ یعنی موت کے بعد پیدا کیے جانے سے۔

ف۲۸ ہم سے اس کے سرائر و ضمائر چھپے نہیں۔

ف۲۹ یہ کمالِ علم کا بیان ہے کہ ہم بندے کے حال کو خود اس سے زیادہ جاننے والے ہیں۔ ورید وہ رگ ہے جس میں خون جاری ہو کر بدن کے ہر ہر جزو میں پہنچتا ہے یہ رگ گردن میں ہے معنی یہ ہیں کہ انسان کے اجزا ایک دوسرے سے پردے میں ہیں مگر اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز پردے میں نہیں۔

ف۳۰ فرشتے اور وہ انسان کا ہر عمل اور اس کی ہر بات لکھنے پر مامور ہیں۔

ف۳۱ داہنی طرف والا نیکیاں لکھتا ہے اور بائیں طرف والا بدیاں اس میں اظہار ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کے لکھنے سے بھی غنی ہے وہ اخفی الخفیات کا جاننے والا ہے خطرات نفس تک اس سے چھپے نہیں فرشتوں کی کتابت حسب اقتضائے حکمت ہے کہ روز قیامت نامہائے اعمال ہر شخص کے اس کے ہاتھ میں دے دیئے جائیں۔

لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ﴿۱۸﴾ وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ مَا

ایک محافظ تیار نہ بیٹھا ہو ف۳۲ اور آئی موت کی سختی ف۳۳ حق کے ساتھ ف۳۴ یہ ہے جس سے

كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ﴿۱۹﴾ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ﴿۲۰﴾ وَجَآءَتْ

تو بھاگتا تھا اور صور پھونکا گیا ف۳۵ یہ ہے وعدۂ عذاب کا دن ف۳۶ اور ہر جان

كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ ﴿۲۱﴾ لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ

یوں حاضر ہوئی کہ اس کے ساتھ ایک ہانکنے والا ف۳۷ اور ایک گواہ ف۳۸ بے شک تو اس سے غفلت میں تھا

هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ﴿۲۲﴾ وَقَالَ

ف۳۹ تو ہم نے تجھ پر سے پردہ اُٹھا یا ف۴۰ تو آج تیری نگاہ تیز ہے ف۴۱ اور اس کا ہم نشین

قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ ﴿۲۳﴾ اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۲۴﴾

فرشتہ ف۴۲ بولا یہ ہے ف۴۳ جو میرے پاس حاضر ہے حکم ہو گا تم دونوں جہنم میں ڈال دو ہر بڑے ناشکرے ہٹ

مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبِ ﴿۲۵﴾ الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ

دھرم کو جو بھلائی سے بہت روکنے والا حد سے بڑھنے والا شک کرنے والا ف۴۴ جس نے اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود

فَاَلْقِيٰهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ﴿۲۶﴾ قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ وَ

ٹھہرایا تم دونوں اسے سخت عذاب میں ڈالو اس کے ساتھی شیطان نے کہا ف۴۵ ہمارے رب میں

لٰكِنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ ﴿۲۷﴾ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَيَّ وَقَدْ

نے اُسے سرکش نہ کیا ف۴۶ ہاں یہ آپ ہی دُور کی گمراہی میں تھا ف۴۷ فرمائے گا میرے پاس نہ جھگڑو ف۴۸ میں

قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ ﴿۲۸﴾ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ

تمہیں پہلے ہی عذاب کا ڈر سنا چکا تھا ف۴۹ میرے یہاں بات بدلتی نہیں اور نہ میں بندوں پر ظلم

لِّلْعَبِيْدِ ﴿۲۹﴾ يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ

کرنے والا جس دن ہم جہنم سے فرمائیں گے کیا تو بھر گئی ف۵۰ وہ عرض کرے گی کچھ اور زیادہ

مَّزِيْدٍ ﴿۳۰﴾ وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ﴿۳۱﴾ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ

ہے ف۵۱ اور پاس لائی جائیگی جنت پرہیزگاروں کے کہ ان سے دُور نہ ہوگی ف۵۲ یہ ہے وہ جس کا تم وعدہ

ف۳۲ خواہ وہ کہیں ہو سوائے وقت قضائے حاجت اور وقت جماع کے اس وقت یہ فرشتے آدمی کے پاس سے ہٹ جاتے ہیں مسئلہ ان دونوں حالتوں میں آدمی کو بات کرنا جائز نہیں تاکہ اس کے لکھنے کے لیے فرشتوں کو اس حالت میں اس سے قریب ہونے کی تکلیف نہ ہو یہ فرشتے آدمی کی ہر بات لکھتے ہیں بیماری کا کراہنا تک اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ صرف وہی چیزیں لکھتے ہیں جن میں اجر و ثواب یا گرفت و عذاب ہو امام بغوی نے ایک حدیث روایت کی ہے کہ جب آدمی ایک نیکی کرتا ہے تو دہنی طرف والا فرشتہ دس لکھتا ہے اور جب بدی کرتا ہے تو دہنی طرف والا فرشتہ بائیں جانب والے فرشتے سے کہتا ہے کہ ابھی توقف کر شاید یہ شخص استغفار کرلے منکرین بعث کا رد فرمانے اور اپنے قدرت و علم سے ان چیزوں قائم کرنے کے بعد انھیں بتایا جاتا ہے کہ وہ جس چیز کا انکار کرتے ہیں وہ عنقریب اُن کی موت اور قیامت کے وقت پیش آنے والی ہے اور صیغۂ ماضی سے اس کی آمد کی تعبیر فرما کر اس کے قرب کا اظہار کیا جاتا ہے، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

ف۳۳ جو عقل و حواس کو مختل و مکدر کر دیتی ہے۔

ف۳۴ حق سے مراد یا حقیقت موت ہے یا امر آخرت جس کو انسان خود معائنہ کرتا ہے یا انجام کار سعادت و شقاوت اور سکرات کی حالت میں مرنے والے سے کہا جاتا ہے کہ موت

ف۳۵ بعث کے لیے۔

ف۳۶ جس کا اللہ تعالیٰ نے کفار سے وعدہ فرمایا تھا۔

ف۳۷ فرشتہ جو اسے محشر کی طرف ہانکے۔

ف۳۸ جو اس کے عملوں کی گواہی دے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہانکنے والا فرشتہ ہوگا اور گواہ خود اس کا اپنا نفس ضحاک کا قول ہے کہ ہانکنے والا فرشتہ ہے اور گواہ اپنے اعضائے بدن ہاتھ پاؤں وغیرہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے برسر منبر فرمایا کہ ہانکنے والا بھی فرشتہ ہے اور گواہ بھی فرشتہ (جمل) پھر کافر سے کہا جائے گا۔ ف۳۹ دنیا میں۔

ف۴۰ جو تیرے دل اور کانوں اور آنکھوں پر پڑا تھا۔

ف۴۱ کہ تو ان چیزوں کو دیکھ رہا ہے جن کا دنیا میں انکار کرتا تھا۔

ف۴۲ جو اس کے اعمال لکھنے والا اور اس پر گواہی دینے والا ہے (مدارک و خازن)

ف۴۳ اس کا نامۂ اعمال (مدارک) ف۴۴ دین میں۔

ف۴۵ جو دنیا میں اس پر مسلط تھا۔

ف۴۶ یہ شیطان کی طرف سے کافر کا جواب ہے جو جہنم میں ڈالے جاتے وقت کہے گا کہ اے ہمارے رب مجھے شیطان نے ورغلایا اس پر شیطان کہے گا کہ میں نے اُسے گمراہ نہ کیا۔ ف۴۷ میں نے اسے گمراہی کی طرف بلایا اس نے قبول کر لیا اس پر ارشاد الٰہی ہوگا اللہ تعالیٰ ف۴۸ کہ دار الجزا اور موقف حساب میں جھگڑا کچھ نافع نہیں ف۴۹ اپنی کتابوں میں اور اپنے رسولوں کی زبانوں پر میں نے تمہارے لیے کوئی حجت باقی نہ چھوڑی ف۵۰ اللہ تعالیٰ نے جہنم سے وعدہ فرمایا ہے کہ اسے جنوں اور انسانوں سے بھرے گا اس وعدہ کی تحقیق کے لیے جہنم سے یہ سوال فرمایا جائے گا ف۵۱ اس کے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ اب مجھ میں گنجائش باقی نہیں میں بھر چکی اور یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ ابھی اور بھی گنجائش ہے۔

ف۵۲ عرش کے دہنی طرف جہاں سے اہل موقف اس کو دیکھیں گے اور ان سے کہا جائے گا۔

لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ ﴿۳۲﴾ مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ

دیئے جاتے ہو ف۵۳ ہر رجوع لانیوالے نگہداشت والے کے لیے ف۵۴ جو رحمان سے بے دیکھے ڈرتا ہے اور رجوع

بِقَلْبٍ مُّنِيْبِ ﴿۳۳﴾ ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ﴿۳۴﴾ لَهُمْ مَّا

کرتا ہوا دل لایا ف۵۵ ان سے فرمایا جائیگا جنت میں جاؤ سلامتی کے ساتھ ف۵۶ یہ ہمیشگی کا دن ہے، ف۵۷ ان کے لیے

يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ ﴿۳۵﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ

ہے اس میں جو چاہیں اور ہمارے پاس اس سے بھی زیادہ ہے ف۵۸ اور ان سے پہلے ف۵۹ ہم نے کتنی سنگتیں ہلاک فرمادیں

هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿۳۶﴾

کہ گرفت میں ان سے سخت تھیں ف۶۰ تو شہروں میں کاوشیں کیں ف۶۱ ہے کہیں بھاگنے کی جگہ ف۶۲

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَ

بیشک اس میں نصیحت ہے اس کے لیے جو دل رکھتا ہو ف۶۳ یا کان لگائے ف۶۴ اور

هُوَ شَهِيْدٌ ﴿۳۷﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ

متوجہ ہو اور بیشک ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دن

سِتَّةِ اَيَّامٍ ۖ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ﴿۳۸﴾ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَ

میں بنایا اور تکان ہمارے پاس نہ آئی ف۶۵ تو ان کی باتوں پر صبر کرو اور اپنے

سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ﴿۳۹﴾

رب کی تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو سورج چمکنے سے پہلے اور ڈوبنے سے پہلے ف۶۶

وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ﴿۴۰﴾ وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ

اور کچھ رات گئے اس کی تسبیح کرو ف۶۷ اور نمازوں کے بعد ف۶۸ اور کان لگا کر سنو جس دن

الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿۴۱﴾ يَّوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ

پکارنے والا پکاریگا ف۶۹ ایک پاس جگہ سے ف۷۰ جس دن چنگھاڑ سنیں گے ف۷۱ حق کے ساتھ یہ دن ہے

ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ﴿۴۲﴾ اِنَّا نَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ﴿۴۳﴾

قبروں سے باہر آنے کا بیشک ہم جلائیں اور ہم ماریں اور ہماری طرف پھرنا ہے ف۷۲۔

ف۵۳ رسولوں کی معرفت دُنیا میں ف۵۴ رجوع لانے والے سے وہ مراد ہے جو معصیت کو چھوڑ کر طاعت اختیار کرے سعید بن مسیب نے فرمایا اوّاب وہ ہے جو گناہ کرے پھر توبہ کرے پھر اس سے گناہ صادر ہو پھر توبہ کرے اور نگاہ داشت والا وہ جو اللہ کے حکم کا لحاظ رکھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جو اپنے آپ کو گناہوں سے محفوظ رکھے اور ان سے استغفار کرے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی امانتوں اور اس کے حقوق کی حفاظت کرے اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ جو طاعات کا پابند ہو خدا اور رسول کے حکم بجالائے اور اپنے نفس کی نگہبانی کرے یعنی ایک دم بھی یاد الٰہی سے غافل نہ ہو پاس انفاس کرے ؎

اگر تو پاسداری پاس انفاس بسلطانی رسانندت ازیں پاس
تر ایک پند بس در ہر دو عالم زجانت برنیاید بے خدادم

ف۵۵ یعنی اخلاص مند طاعت پذیر صحیح العقیدہ دل۔

ف۵۶ بے خوف وخطر امن واطمینان کے ساتھ نہ تمہیں عذاب ہو نہ تمہاری نعمتیں زائل ہوں۔

ف۵۷ اب نہ فنا ہے نہ موت۔

ف۵۸ جو وہ طلب کریں اور وہ دیدار الٰہی و تجلّی ربّانی ہے جس سے ہر جمعہ کو دار کرامت میں نوازے جائیں گے۔

ف۵۹ یعنی آپ کے زمانہ کے کفار سے قبل۔

ف۶۰ یعنی وہ امتیں ان سے قوی اور زبردست تھیں۔

ف۶۱ اور جستجو میں جا بجا پھرا کیے۔

ف۶۲ موت اور حکم الٰہی سے مگر کوئی ایسی جگہ نہ پائی۔

ف۶۳ دل دانا شبلی قدس سرہٗ نے فرمایا کہ قرآنی نصائح سے فیض حاصل کرنے کے لیے قلب حاضر چاہیئے جس میں طرفۃ العین کے لیے بھی غفلت نہ آئے۔

ف۶۴ قرآن اور نصیحت پر۔

ف۶۵ شانِ نزول مفسرین نے کہا کہ یہ آیت یہود کے رد میں نازل ہوئی جو یہ کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین اور ان کے درمیان کائنات کو چھ روز میں بنایا جن میں سے پہلا یکشنبہ ہے اور پچھلا جمعہ پھر وہ معاذ اللہ تھک گیا اور سنیچر کو اس نے عرش پر لیٹ کر آرام کیا اس آیت میں انکار ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ تھکے وہ قادر ہے کہ ایک آن میں سارا عالم بنادے ہر چیز کو حسب اقتضائے حکمت ہستی عطا فرماتا ہے شانِ الٰہی میں یہود کا یہ کلمہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بہت ناگوار ہوا اور شدت غضب سے چہرہ مبارک پر سُرخی نمودار ہوگئی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی تسکین فرمائی اور خطاب ہوا

ف۶۶ یعنی فجر وظہر وعصر کے وقت۔

ف۶۷ یعنی وقت مغرب وعشا وتہجد۔

ف۶۸ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام نمازوں کے بعد تسبیح کرنے کا حکم فرمایا (بخاری) حدیث سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر نماز کے بعد تینتیس ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ تینتیس ۳۳ مرتبہ الحمد للہ تینتیس ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر اور ایک مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پڑھے اس کے گناہ بخشے جائیں چاہے سمندر کے جھاگوں کے برابر ہوں یعنی بہت ہی کثیر ہوں (مسلم شریف) ف۶۹ یعنی حضرت اسرافیل علیہ السلام ف۷۰ یعنی صخرۂ بیت المقدس سے جو آسمان کی طرف زمین کا سب سے قریب مقام ہے حضرت اسرافیل کی ندا یہ ہوگی اے گلی ہوئی ہڈیو بکھرے ہوئے جوڑو ریزہ ریزہ شدہ گوشت پراگندہ بالو اللہ تعالیٰ تمہیں فیصلہ کے لیے جمع ہونے کا حکم دیتا ہے ف۷۱ سب لوگ مراد اس سے نفخۂ ثانیہ ہے ف۷۲ آخرت میں۔

يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ؕ ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ﴿۴۴﴾

جس دن زمین اُن سے پھٹے گی تو جلدی کرتے ہوئے نکلیں گے ف۳ یہ حشر ہے ہم کو آسان

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ ۟ قف فَذَكِّرْ

ہم خوب جان رہے ہیں جو وہ کہہ رہے ہیں ف۴ اور کچھ تم ان پر جبر کرنے والے نہیں ف۵ تو قرآن سے

بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ﴿۴۵﴾ ع

نصیحت کرو اُسے جو میری دھمکی سے ڈرے

سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ ذاریات مکی ہے اور اس میں ساٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ۙ﴿۱﴾ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ۙ﴿۲﴾ فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ۙ﴿۳﴾ فَالْمُقَسِّمٰتِ

قسم ان کی جو بکھیر کر اڑانے والیاں ف۱ پھر بوجھ اٹھانے والیاں ف۲ پھر نرم چلنے والیاں ف۳ پھر حکم سے بانٹنے والیاں

اَمْرًا ۙ﴿۴﴾ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ۙ﴿۵﴾ وَّاِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ ؕ﴿۶﴾ وَالسَّمَآءِ

ف۵ بیشک جس بات کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے ف۶ ضرور سچ ہے اور بیشک انصاف ضرور ہونا ف۷ آرائش

ذَاتِ الْحُبُكِ ۙ﴿۷﴾ اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ۙ﴿۸﴾ يُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ

والے آسمان کی قسم ف۸ تم مختلف بات میں ہو ف۹ اس قرآن سے وہی اوندھا کیا جاتا ہے جس کی قسمت ہی

اُفِكَ ؕ﴿۹﴾ قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ۙ﴿۱۰﴾ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ۙ﴿۱۱﴾

میں اوندھا یا جانا ہو ف۱۰ مارے جائیں دل سے تراشنے والے جو نشے میں بھولے ہوئے ہیں ف۱۱

يَسْـَٔلُوْنَ اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ؕ﴿۱۲﴾ يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ ﴿۱۳﴾

پوچھتے ہیں ف۱۲ انصاف کا دن کب ہوگا ف۱۳ اس دن ہوگا جس دن وہ آگ پر تپائے جائیں گے ف۱۴

ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ ؕ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۴﴾ اِنَّ

اور فرمایا جائیگا چکھو اپنا پتنا یہ ہے وہ جس کی تمہیں جلدی تھی ف۱۵ بے شک

الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۙ﴿۱۵﴾ اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ؕ اِنَّهُمْ

پرہیزگار باغوں اور چشموں میں ہیں ف۱۶ اپنے رب کی عطائیں لیتے ہوئے بیشک وہ

ف۱ مرنے محشر کی طرف ف۲ یعنی کفار قریش ف۳ کہ انھیں بزور اسلام میں داخل کرو آپ کا کام دعوت دینا اور سمجھا دینا ہے (وکان ھذا قبل الامر بالقتال)

ف۱ سورۂ ذاریات مکیہ ہے اس میں تین رکوع ساٹھ آیتیں تین سو ساٹھ کلمے ایک ہزار دو سو انتالیس حرف ہیں ف۲ یعنی وہ ہوائیں جو خاک وغیرہ کو اڑاتی ہیں ف۳ یعنی وہ گھٹائیں اور بدلیاں جو بارش کا پانی اٹھاتی ہیں۔

ف۴ وہ کشتیاں جو پانی میں بسہولت چلتی ہیں۔

ف۵ یعنی فرشتوں کی وہ جماعتیں جو بحکم الٰہی بارش و رزق وغیرہ تقسیم کرتی ہیں اور جن کو اللہ تعالیٰ نے مدبرات الامر کیا ہے اور عالم میں تدبیر و تصرف کا اختیار عطا فرمایا ہے، بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہ تمام صفتیں ہواؤں کی ہیں کہ وہ خاک بھی اڑاتی ہیں بادلوں کو بھی اٹھائے پھرتی ہیں پھر انھیں لے کر بسہولت چلتی ہیں پھر اللہ تعالیٰ کے بلا دمیں اس کے حکم سے بارش کو تقسیم کرتی ہیں قسم کا مقصود اصلی اس چیز کی عظمت بیان کرنا ہے جس کے ساتھ قسم فرمائی گئی کیونکہ یہ چیزیں کمال قدرت الٰہی پر دلالت کرنے والی ہیں۔ ارباب دانش کو موقع دیا جاتا ہے کہ وہ ان میں نظر کر کے بعث و جزا پر استدلال کریں کہ جو قادر برحق ایسے امور عجیبہ پر قدرت رکھتا ہے۔ وہ اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں کو فنا کرنے کے بعد دوبارہ ہستی عطا فرمانے پر بیشک قادر ہے۔

ف۶ یعنی بحث و جزا۔

ف۷ اور حساب کے بعد نیکی بدی کا بدلہ ضرور ملنا۔

ف۸ جس کو ستاروں سے مزین فرمایا ہے کہ اے اہل مکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں اور قرآن پاک کے بارے میں۔

ف۹ کبھی رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ساحر کہتے ہو کبھی شاعر کبھی کاہن کبھی مجنون (معاذ اللہ تعالیٰ) اسی طرح قرآن کریم کو کبھی سحر بتاتے ہو کبھی شعر کبھی کہانت کبھی اگلوں کی داستانیں۔

ف۱۰ اور جو محروم ازلی ہے اس سعادت سے محروم رہتا ہے اور بہکانے والوں کے بہکائے میں آتا ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ کے کفار جب کسی کو دیکھتے کہ ایمان لانے کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت کہتے کہ ان کے پاس کیوں جاتا ہے۔ وہ تو شاعر ہیں ساحر ہیں کاذب ہیں (معاذ اللہ تعالیٰ) اور اسی طرح قرآن پاک کو کہتے کہ وہ شعر ہے سحر ہے کذب ہے (معاذ اللہ تعالیٰ)

ف۱۱ یعنی نشۂ جہالت میں آخرت کو بھولے ہوئے ہیں۔

ف۱۲ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تمسخر اور تکذیب کے طور پر کہ ف۱۳ ان کے جواب میں فرمایا جاتا ہے ف۱۴ اور انھیں عذاب دیا جائے گا ف۱۵ اور دنیا میں تمسخر سے کہا کرتے تھے کہ وہ عذاب جلدی لاؤ جس کا وعدہ دیتے ہو ف۱۶ یعنی اپنے رب کی نعمت میں ہیں باغوں کے اندر جن میں لطیف چشمے جاری ہیں۔

كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ﴿۱۶﴾ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا

اس سے پہلے ف۱۷ نیکوکار تھے وہ رات میں کم سویا کرتے

يَهْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ

ف۱۸ اور پچھلی رات استغفار کرتے ف۱۹ اور ان کے مالوں میں حق تھا

لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ﴿۱۹﴾ وَفِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَفِيْٓ

منگتا اور بے نصیب کا ف۲۰ اور زمین میں نشانیاں ہیں یقین والوں کو ف۲۱ اور خود

اَنْفُسِكُمْ ۭ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَفِي السَّمَاۗءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ﴿۲۲﴾

تم میں ف۲۲ تو کیا تمہیں سوجھتا نہیں اور آسمان میں تمہارا رزق ہے ف۲۳ اور جو تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے

فَوَرَبِّ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ﴿۲۳﴾ ع ۱ ۲۳ ۱۸ هَلْ

ف۲۴ تو آسمان اور زمین کے رب کی قسم بیشک یہ قرآن حق ہے ویسی ہی زبان میں جو تم بولتے ہو اے محبوب

اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿۲۴﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا

کیا تمہارے پاس ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر آئی ف۲۵ جب وہ اس کے پاس آکر بولے

سَلٰمًا ۭ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۲۵﴾ فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَاۗءَ

سلام کہا سلام ناشناسا لوگ ہیں ف۲۶ پھر اپنے گھر گیا تو ایک فربہ بچھڑا لے

بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ﴿۲۶﴾ فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاَوْجَسَ

آیا ف۲۷ پھر اُسے ان کے پاس رکھا ف۲۸ کہا کیا تم کھاتے نہیں تو اپنے جی میں

مِنْهُمْ خِيْفَةً ۭ قَالُوْا لَا تَخَفْ ۭ وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ﴿۲۸﴾ فَاَقْبَلَتِ

اُن سے ڈرنے لگا ف۲۹ وہ بولے ڈریئے نہیں ف۳۰ اور اُسے ایک علم والے لڑکے کی بشارت دی اس پر اس کی

امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ ﴿۲۹﴾

بی بی ف۳۱ چلاتی آئی پھر اپنا ماتھا ٹھوکا اور بولی کیا بڑھیا بانجھ ف۳۲

قَالُوْا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۰﴾

اُنھوں نے کہا تمہارے رب نے یونہی فرمادیا ہے اور وہی حکیم دانا ہے۔

منزل ۷

ف۱۷ دُنیا میں۔
ف۱۸ اور زیادہ حصّہ شب کا نماز میں گزارتے۔
ف۱۹ یعنی رات تہجد اور شب بیداری میں گزارتے ہیں۔ اور بہت تھوڑی دیر سوتے ہیں اور شب کا پچھلا حصّہ استغفار میں گزارتے ہیں اور اتنے سو جانے کو بھی تقصیر سمجھتے ہیں۔
ف۲۰ منگتا تو وہ جو اپنی حاجت کے لیے لوگوں سے سوال کرے اور محروم وہ کہ حاجت مند ہو اور حیاءً سوال بھی نہ کرے۔
ف۲۱ جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کی قدرت و حکمت پر دلالت کرتی ہیں۔
ف۲۲ تمہاری پیدائش میں اور تمہارے تغیرات میں اور تمہارے ظاہر و باطن میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے ایسے بے شمار عجائب و غرائب ہیں جس سے بندے کو اس کی شان خدائی معلوم ہوتی ہے۔
ف۲۳ کہ اسی طرف سے بارش کر کے زمین کو پیداوار سے مالا مال کیا جاتا ہے۔
ف۲۴ آخرت کے ثواب و عذاب کا وہ سب آسمان میں مکتوب ہے۔
ف۲۵ جو دس یا بارہ فرشتے تھے۔
ف۲۶ یہ بات آپ نے اپنے دل میں فرمائی۔
ف۲۷ نفیس بھنا ہوا۔
ف۲۸ کہ کھائیں اور یہ میزبان کے آداب میں سے ہے کہ مہمان کے سامنے کھانا پیش کرے جب ان فرشتوں نے نہ کھایا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔
ف۲۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، کہ آپ کے دل میں بات آئی کہ یہ فرشتے ہیں اور عذاب کے لیے بھیجے گئے ہیں۔
ف۳۰ ہم اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے ہیں۔
ف۳۱ یعنی حضرت سارہ۔
ف۳۲ جس کے کبھی بچہ نہیں ہوا اور نوّے یا ننانوے سال کی عمر ہو چکی مطلب یہ تھا کہ ایسی عمر اور ایسی حالت میں بچہ ہونا نہایت تعجب کی بات ہے۔